قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 27 نومبر 2021ء | 21 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 27 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:282

فرمان رسول ﷺ

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیۡرُ الۡاَصۡحَابِ عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرُھُمۡ لِصَاحِبِہٖ وَخَیۡرُ الۡجِیۡرَانِ عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرُھُمۡ لِجَارِہٖ

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی حق الجوار)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کے لئے سب سے بہتر ہے۔ اور ہمسایوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کے لئے بہترین ہے۔

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

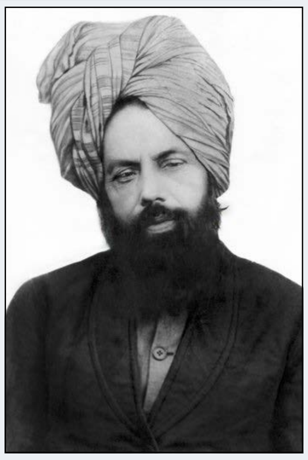

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لیے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کَزَرۡعٍ ہوتی ہے۔ اسی لیے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں؛ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی (المائدۃ: 3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے۔ بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں۔ معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 263-264 ایڈیشن 1988ء، 2016ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۳﴾

(المائدہ: 3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ:

’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔‘‘ فرمایا ’’تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔‘‘ فرماتے ہیں ’’نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

یہ اقتباس مختلف تقریروں میں، درسوں میں، اکثر جماعت کے افراد کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرنے کا فقرہ تو ایسا ہے جو اکثر احمدی مختلف اوقات میں بطور حوالہ پیش کرتے ہیں بلکہ آپس کے معاملات کی تفصیل پیش کرتے ہوئے مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا رویہ اختیار کیا لیکن دوسرا فریق تب بھی ہمارے ساتھ ظالمانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے قضا اور جھگڑوں کے مقدموں کے حوالے سے بھی کچھ باتیں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ جن کو آپ نے اپنی تعلیم میں شامل کیا ہے یہ آپ کی اپنے ماننے والوں سے توقعات اور ان کے لئے آپ کے دل کے درد کا اظہار ہے۔ انسان جب کشتی نوح میں تعلیم کے مکمل بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- نظام وصیت (منظوم)
- اتباعِ امام
- ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- انجیلا مرکل مضبوط اعصاب کی مالک، ایک بااثر خاتون

دربارِ خلافت

حضرت صاحب کا روشن ستارے والا نشان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

حضرت مرزا غلام نبی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے بیعت کی تو حضرت صاحب کے الہامات پڑھنے کا مجھے بہت شوق تھا۔ اُن دنوں اخبار زمیندار اور کئی اخباروں میں حضرت اقدس کے الہامات کے خلاف تحریریں نکلا کرتی تھیں اور مَیں بھی اکثر اُن کو پڑھا کرتا تھا۔ اُن کے پڑھنے کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ الہامات کی کیفیت کے بارے میں مجھے پریشانی پیدا ہوئی۔ کیونکہ جب الہامات کا ذکر ہوتا تھا یا مخالفین کے جو اخبارات تھے یہ اپنے اخباروں میں الہامات کا ذکر کرتے تھے اور پھر اس پر اوٹ پٹانگ تبصرے ہوتے تھے۔ تو کہتے ہیں اس سے مجھے پریشانی پیدا ہوتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن مَیں نے خدا کے حضور دعا کی کہ اے خدا! مَیں اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا، مجھے اپنے فضل سے سمجھا۔ اس کے بعد اچانک دوپہر کے وقت مجھ پر ایک نئی حالت غنودگی کی طاری ہوئی اور اس حالت میں آسمان سے ایک نیلگوں رنگ کا گھوڑا اترتا ہوا معلوم ہوا۔ جوں جوں وہ زمین کے نزدیک آتا تھا اُس کا رنگ شوخ ہوتا جاتا تھا۔ اُس کی گردن سے بجلی کی طرح ایک شعلہ نکلتا تھا۔ میرے دل پر یہ القاء ہوا کہ یہ تمہارے مرشد کا نشان ہے۔ عنقریب یہ روشنی زمین تک پہنچے گی اور دشمنوں کا رنگ زرد کر دے گی۔ اس کے چند ماہ بعد حضرت صاحب کا روشن ستارے والا نشان جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے، وہ نمودار ہوا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 225 روایت حضرت مرزا غلام بنی صاحبؓ)

اس نشان کے بارے میں تھوڑا سا مختصر ذکر مَیں بتا دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی‘‘ (یہ روشن ستارے والی) ’’وہ یہ ہے کہ ٹھیک 31 مارچ 1907ء کو جس پر 7 مارچ سے 25 دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے، آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک جو اب تک معلوم ہو چکا ہے (جب یہ لکھا گیا تھا) یا اس سے بھی زیادہ جابجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوقِ خدا اس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب ان کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا یہ بھی بیان ہے کہ دُم کی طرح اس کے ایک حصہ میں دُھواں تھا۔ اور اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ وہ ایک ہولناک آگ تھی جو شمال کی طرف سے آئی اور جنوب کو گئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جنوب کی طرف سے آئی اور شمال کو گئی۔ اور قریباً ساڑھے پانچ بجے شام کے اس وقوعہ کا وقت تھا۔‘‘ (یعنی یہ وقوعہ ہوا)۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 518)

تو اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو دعا کے بعد نشانات کی طرف اشارہ کرتا تھا اور پھر وہ نشانات ظاہر بھی ہوئے اور اس طرح یہ اُن کے ایمان میں ترقی کا باعث بنتے تھے۔ پس دعاؤں کی قبولیت اور روشن نشانوں سے اللہ تعالیٰ نے اُن صحابہ کے ایمانوں کو مزید مضبوط اور صیقل کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا جو ادراک صحابہ کو حاصل ہوا، یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی روشن نشانوں کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشان دکھائے۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان میں مضبوط ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے والا ہو۔

پس آجکل بھی ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ یہ الہام جو میں نے بتایا کہ نہ کوئی عارضی رہائش باقی رہے گی نہ مستقل۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے بلکہ انسانیت کو اس سے محفوظ رکھے۔ اور یہ بلائیں جو آنے والی ہیں وہ ٹل جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مَیں چند ہفتوں کے لئے پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ دنیا کے بعض ممالک میں پاکستان کے علاوہ بھی احمدیوں پر زندگی تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شر پیدا کرنے والوں کو جن میں حکومتیں بھی شامل ہیں اپنی قدرت کا نشان دکھاتے ہوئے ان کے شر دور فرمائے اور احمدیت کی سچائی ظاہر فرمائے اور احمدیوں کو ہر جگہ ہر قسم کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ 15/ جون 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نظامِ وصیت

خدا کی رضا ہے نظامِ وصیت
بشر کی بقا ہے نظامِ وصیت

جو جنت کی راہوں پہ لے کر چلے ہے
وہی رہنما ہے نظامِ وصیت

یہ خود احتسابی پہ مائل کرے ہے
کہ اک آئینہ ہے نظامِ وصیت

خدا اور بندے کے مابین دیکھو!
کھلا راستہ ہے نظامِ وصیت

چلو، آؤ! جنت کے درجے بتاؤں
یہ خود کہہ رہا ہے نظامِ وصیت

حوادث کی آندھی، زلازل کے جھٹکے
محافظ بنا ہے نظامِ وصیت

اگرچہ ہیں ساری ہی تحریکیں اچھی
پہ سب سے جدا ہے نظامِ وصیت

یتیموں کا، بیواؤں کا اک سہارا
مسلسل رہا ہے نظامِ وصیت

یہ بچوں کی ماں ہے، سہاگ عورتوں کا
عطا ہی عطا ہے نظامِ وصیت

بڑی خوش نصیبی، فرازؔ! ہم نے پائی
جو ہم کو ملا ہے نظامِ وصیت

اطہر حفیظ فراز

اداریہ

اِتباعِ امام

مثالوں کی روشنی میں

ماضی میں ہمارے بزرگ ہمیں ’’اتباعِ امام‘‘ کو مثالوں سے سمجھاتے رہے ہیں۔ جیسے ریل گاڑی کا انجن ڈبوں کو اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے اسی طرح امام اپنے متبعین کو ساتھ لے کر تمام مشکلات اور آلائشوں سے محفوظ رکھ کر آگے بڑھتا ہے۔

اونٹ ایک ایسا جانور ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے قطار بنا کر چلتا ہے گویا ایک دوسرے کی پیروی کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الغاشیہ میں اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ میں ایک مثال دی ہے اور اونٹوں کے لئے ’’اِبِل ‘‘ کے الفاظ استعمال کر کے ’’اتباعِ امام‘‘ کے حوالہ سے اہم سبق دیا ہے۔

اونٹ کو قدیم مذہبی دنیا میں اہم مقام حاصل ہے۔ عرب لغت میں اونٹ کے لئے ہزاروں الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دو جگہ پر اونٹ کے لئے صرف اِبِل کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ زیر نظر آیت سورۃ الغاشیہ کا ترجمہ یوں ہے کہ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ (آیت: 18)

اونٹوں کے لئے اِبِل کا لفظ اللہ تعالیٰ نے ایسی سورۃ میں فرمایا جو عموماً جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اور اکثر جگہوں پر عیدین کے موقع پر بھی تلاوت کی جاتی ہے۔ ’’اِبِل ‘‘ کا لفظ مفرد کے لئے استعمال نہیں ہوتا بلکہ جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لفظ کی رُوٹ میں چھانٹ کر جمع کرنا کے معنیٰ بھی ہیں اور اِبِیل کے معنیٰ راہب کے ہیں یعنی تربیت کرنے والا یا راہنمائی کرنے والا۔

’’ اِبِل ‘‘ کے لفظ میں بے شمار خوبیاں ہیں۔ سواری کے کام آتا ہے، بوجھ لادنے کے کام آتا ہے، کوہان میں اپنی غذا جمع رکھتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کو اونٹ کی کوہان قرار دیا ہے۔ جس طرح اونٹ اس میں اپنی غذا جمع کرتا ہے اور پھر ضرورت پر اسے استعمال کرتا ہے اسی طرح ایک مومن رمضان میں اپنے لئے اتنی روحانی غذا جمع کر لیتا ہے کہ سال کے باقی دنوں میں کام آتی ہے۔ اور ایک خوبی جو ’’اتباعِ امام‘‘ پر لاگو ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اونٹ کو جب اگلے اونٹ سے باندھ دیا جائے تو وہ کبھی اپنے پیشرو سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتا خواہ اونٹوں کی لمبی قطار کیوں نہ ہو۔ ہم یہ نظارہ ٹی وی یا نیٹ پر صحرا میں رہنے والے اونٹوں کو قطار میں چلتے دیکھتے ہیں۔ ویسے تو جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا رہا ہم نے اپنی آنکھوں سے اونٹوں پر گھروں میں تقسیم کرنے کے لئے پرالی آتی دیکھی جو ایک قطار میں چل رہے ہوتے تھے۔ کسی اونٹ کی کیا مجال کہ وہ اپنے سے اگلے اونٹ سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہستی باری تعالیٰ کے سلسلے میں بھی اونٹوں کی قطار میں پڑی مینگنیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اِبِل کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اتباع امام سے انضباط فرماتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’قرآن شریف میں جو یہ آیت آتی ہے اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ (الغاشیہ: 18) یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے۔ اس میں کیا سِرّ ہے؟ کیوں اِلَی الۡجَبَلِ بھی تو ہو سکتا تھا؟

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جَبَل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور اِبِل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدنی اور اجماعی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَبَل میں جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا، اس لئے اِبِل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں۔ اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیش رو کے ہوتا ہے۔ وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جب کہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر یہ ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔

پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔

پھر اونٹ کا خاصہ یہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے طیار اور محتاط رہنا چاہئے۔ اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی (البقرۃ: 198)

یَنۡظُرُوۡنَ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح دیکھنا نہیں ہے، بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے۔ کہ جس طرح اونٹ میں تمدنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباع امام کی قوت ہے۔ اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباع امام اپنا شعار بناوے، کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔

کَیۡفَ خُلِقَتۡ میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو اِبِل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 18 تا 19 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اتباع امام کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

حصہ کو پڑھتا ہے تو ہل کر رہ جاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ چند الفاظ بھی بار بار ہمارے سامنے لائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو معاف کرنے اور صلح کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تذلّل بھی اختیار کرتے ہیں، صلح کے لئے ہر شرط کو قبول کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی دوسرا فریق ظلم کا رویّہ اپناتا ہے۔ اگر حقیقت میں دوسرا فریق ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو پھر وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا اور پھر آگے یہ بھی فرمایا کہ ’’بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پس وہ لوگ جو ضد کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا انذار ہے۔ انہیں ہوش کرنی چاہئے۔ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم فساد نہیں کریں گے نفسانی جوشوں سے بچیں گے۔ اور دوسری طرف صلح سے بھی گریز کرتے ہیں۔ تو پھر یہ عہد بیعت سے دُوری ہے۔ عہد بیعت کو نبھانا نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا ’’کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے‘‘ لفظوں سے ہی اپنے آپ کو احمدی نہ ثابت کرتے رہیں۔ فرمایا کہ ’’بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔‘‘ آپ نے فرمایا کہ ’’اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام نے بڑا واضح فرمادیا کہ بیعت کے منشاء کو پورا کئے بغیر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق کی ادائیگی اور صلح اور صفائی بھی ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ 18 اگست 2018ء)

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

نصرت بالرعب

قسط 3

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔جس کے زیرِسایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی‘‘

(سراج منیر،روحانی خزائن جلد 12صفحہ 82)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ دس دن چلنے والے کو ملنے والی روشنی کا اندازہ ممکن نہیں اور جس کی زندگی کی ہر حرکت وسکون ایک ایک لحہ سب اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے محبوب کے عشق میں گزرے اس کا وجود کس قدر نورانی ہو گا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اتباع کا حق ادا کیا اور اپنے قلبَ صافی کو قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ بنالیا۔ اصل اور عکس ہم رنگ ہو گئے۔

؎ برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزماںؑ ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ تحریر فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے انبیاء پر اپنی چھ فضیلتیں بیان فرمائیں جن میں سے ایک ’نُصِرْتُ بِالرَّعْبِ‘ تھی (صحیح مسلم۔کتاب المساجد) ہمیں آپؐ کی حیاتِ مبارکہ میں ایسے کئی مواقع ملتے ہیں جہاں غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر دوسروں کے دلوں پر آپؐ کا رعب بٹھایا۔

’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابوجہل کے مرعوب ہونے کے متعلق ایک اور روایت بھی آتی ہے جس سے پتا لگتا ہے کہ خدائی سنت اسی طرح پر ہے کہ جو لوگ خدا کے مرسلین کے سامنے زیادہ بیباک ہوتے ہیں عموماً انہیں پر خدا تعالیٰ اپنے رسولوں کا رعب زیادہ مسلط کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ اراشہ نامی شخص مکہ میں کچھ اونٹ بیچنے آیا اور ابوجہل نے اس سے یہ اونٹ خرید لئے مگر اونٹوں پر قبضہ کر لینے کے بعد قیمت ادا کرنے میں حیل وحجت کرنے لگا۔ اس پر اراشہ جو مکہ میں ایک اجنبی اور بے یار ومددگار تھا بہت پریشان ہوا اور چند دن تک ابوجہل کی منت ساجت کرنے کے بعد وہ آخر ایک دن جبکہ بعض رؤسا قریش کعبۃ اللہ کے پاس مجلس جمائے بیٹھے تھے،ان لوگوں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے معززین قریش آپ میں سے ایک شخص ابوالحکم نے میرے اونٹوں کی قیمت دبا رکھی ہے آپ مہربانی کر کے مجھے یہ قیمت دلوادیں۔قریش کو شرارت جو سوجھی تو کہنے لگے ایک شخص یہاں محمدؐ بن عبد اللہ نامی رہتا ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں قیمت دلا دے گا اور اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بہرحال انکار ہی کریں گے اور اس طرح باہر کے لوگوں میں آپؐ کی سبکی اور ہنسی ہو گی۔ جب اراشہ وہاں سے لَوٹا تو قریش نے اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی کر دیا کہ دیکھو کیا تماشا بنتا ہے، چنانچہ اراشہ اپنی سادگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ

’’میں ایک مسافر آدمی ہوں اور آپ کے شہر کے ایک رئیس ابوالحکم نے میری رقم دبا رکھی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ مجھے یہ رقم دلوا سکتے ہیں۔پس آپ مہربانی کر کے مجھے میری رقم دلوادیں‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے کہ چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں چنانچہ آپؐ اسے لے کر ابوجہل کے مکان پر آئے اور دروازے پر دستک دی۔ ابوجہل باہر آیا تو آپؐ کو دیکھ کر ہکابکا رہ گیا اور خاموشی کے ساتھ آپؐ کا منہ دیکھنے لگا آپؐ نے فرمایا:

’’یہ شخص کہتا ہے کہ اس کے پیسے آپ کی طرف نکلتے ہیں۔ یہ ایک مسافر ہے آپ اس کا حق کیوں نہیں دیتے؟‘‘

اس وقت ابوجہل کا رنگ فق ہو رہا تھا۔ کہنے لگا
محمد ٹھہرو۔ میں ابھی اس کی رقم لاتا ہوں

چنانچہ وہ اندر گیا اور اراشہ کی رقم لا کر اسی وقت اس کے حوالے کر دی۔ اراشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور واپس آکر قریش کی اسی مجلس میں پھر گیا۔ اور وہاں جاکر ان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے مجھے ایک بہت ہی اچھے آدمی کا پتہ بتایا۔ خدا اسے جزائے خیر دے اس نے اسی وقت میری رقم دلا دی۔ رؤساء قریش کے منہ میں زبان بند تھی اور وہ ایک دوسرے کی طرف حیران ہوکر دیکھ رہے تھے۔ جب اراشہ چلا گیا تو انھوں نے اس آدمی سے دریافت کیا جو اراشہ کے پیچھے پیچھے ابوجہل کے مکان تک گیا کہ کیا قصہ ہوا ہے۔ اس نے کہا۔

’’وَاللّٰہِ۔ میں نے تو ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے اور وہ یہ کہ جب محمدؐ نے جاکر ابوالحکم کے دروازہ پر دستک دی اور ابوالحکم نے باہر آکر محمد کو دیکھا تو اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ گویا ایک قالب بے روح ہے اور جوں ہی کہ اسے محمدؐ نے کہا کہ اس کی رقم ادا کر دو، اسی وقت اس نے اندر سے پائی پائی لاکر سامنے رکھ دی۔‘‘

تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل بھی اس مجلس میں آپہنچا۔ اسے دیکھتے ہی سب لوگ اس کے پیچھے ہو لیے کہ اے ابوالحکم تمہیں کیا ہوگیا تھا کہ محمدؐ سے اس قدر ڈر گئے۔ اس نے کہا۔

خدا کی قسم! جب میں نے محمدؐ کو اپنے دروازے پر دیکھا، تو مجھے یوں نظر آیا کہ اس کے ساتھ لگا ہوا ایک مست اور غضبناک اونٹ کھڑا ہے اور میں سمجھتا تھا کہ اگر ذرا بھی چون وچرا کروں گا تو وہ مجھے چبا جائے گا

(سیرت ابنِ ہشام۔سیرت خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صفحہ 162-163)

آپؐ کے غلام صادق سے بھی اللہ تبارک تعالیٰ نے معجزانہ طریق پر لوگوں کے دلوں پر رعب قائم کرنے کا وعدہ فرمایا تھا 1883ء میں الہام ہوا:

نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ اُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ۔ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

(تذکرہ اردو ایڈیشن چہارم 2002ء صفحہ 53)

(ترجمہ) ’تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں‘

آپؑ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تبارک تعالیٰ کے عنایت کردہ رعب کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ یہاں پر ایک واقعہ درج ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوجہل کے واقعہ سے بہت ملتا ہے۔

’ایک دفعہ ایک ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا۔قادیان کسی بارات کے ساتھ آیا۔ یہ شخص علم توجہ کا ماہر تھا چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم لوگ قادیان آئے ہوئے ہیں چلو مرزا صاحب سے ملنے چلیں اور اس کا منشاء یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے حضرت صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر آپ سے بھری مجلس میں کوئی بیہودہ حرکات کرائے۔ جب وہ مسجد میں حضور سے ملا تو اس نے اپنے علم سے آپ پر اپنا اثر ڈالنا شروع کیا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ یکلخت کانپ اُٹھا مگر سنبھل کر بیٹھ گیا اور اپنا کام پھر شروع کر دیا اور حضرت صاحب اپنی گفتگو میں لگے رہے مگر پھر اس کے بدن پر ایک سخت لرزہ آیا اور اس کی زبان سے بھی کچھ خوف کی آواز نکلی مگر وہ پھر سنبھل گیا۔مگر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا مسجد سے بھاگ نکلا اور بغیر جوتا پہنے نیچے بھاگتا ہوا اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے بھاگے اور اس کو پکڑ کر سنبھالا۔ جب اس کے ہوش ٹھکانے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میں علمِ توجہ کا بڑا ماہر ہوں میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر اپنی توجہ ڈالوں اور مجلس میں ان سے کوئی لغو حرکات کرادوں لیکن جب میں نے توجہ ڈالی تو میں نے دیکھا کہ میرے سامنے مگر ایک فاصلہ پر ایک شیر بیٹھا ہے میں اسے دیکھ کر کانپ گیا لیکن میں نے جی میں اپنے آپ کو ملامت کی کہ یہ میرا وہم ہے۔ چنانچہ میں نے پھر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ پھر وہی شیر میرے سامنے ہے اور میرے قریب آ گیا ہے اس پر پھر میرے بدن پر سخت لرزہ آیا مگر میں پھر سنبھل گیا اور میں نے جی میں اپنے آپ کو بہت ملامت کی کہ یوں ہی میرے دل میں وہم سے خوف پیدا ہوگیا چنانچہ میں نے اپنا دل مضبوط کر کے اور اپنی طاقت کو جمع کر کے پھر مرزا صاحب پر اپنی توجہ کا اثر ڈالا اور پورا زور لگایا۔ اس پر ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہی شیر میرے اوپر کود کر حملہ آور ہوا ہے اس وقت میں نے بے خود ہو کر چیخ ماری اور وہاں سے بھاگ اُٹھا۔حضرت خلیفہ ثانیؓ بیان فرماتے تھے کہ وہ شخص پھر حضرت صاحب کا معتقد ہوگیا تھا اور ہمیشہ جب تک زندہ رہا آپ سے خط وکتابت رکھتا تھا۔

(سیرۃ المہدی صفحہ 61۔ 62)

درثمین احمد۔ جرمنی

انجیلا مرکل

مضبوط اعصاب کی مالک، ایک با اثر خاتون

اسی طرح دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو بلاشبہ بہت سے حکمران ہوئے ہیں جنہوں نے دنیا پر راج کیا مگر بہت کم خواتین حکمران ایسی ملتی ہیں جنہوں نے اپنی عقل و دانش اور قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیا پہ حکومت کی ہو۔ جرمنی کی موجودہ چانسلر انجیلا مرکل کا شمار ان چند خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی سیاسی فراست اور قائدانہ صلاحیتوں کے باعث نہ صرف جرمنی بلکہ پورے یورپ کی اقتصادیات پر بھی گہرا اثر چھوڑا ہے اور یہ بات بھی ماننے کے لائق ہے کہ ایک زمانے تک دنیا بالخصوص جرمنی کی عوام انہیں اچھے الفاظ میں یاد رکھے گی۔ جرمنی دنیا کی چوتھی بڑی معیشت ہے اور اسے یورپ کا اقتصادی پاور ہاؤس سمجھا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ ملک پورے یورپ کا قائد بھی مانا جاتا ہے کیونکہ انہیں انجیلا مرکل جیسا قائد میسر تھا جن کی سیاسی بصیرت کے باعث اس شعبے میں نئی جان پڑگئی۔ اور یہ کوئی آسان حدف نہیں تھا خصوصاً ایسے وقت اور حالات میں حکمرانی کرنا جب تمام ترعنان حکومت مردوں کے ہاتھ میں تھا۔ 67 سالہ انجیلا مرکل پہلی مرتبہ نومبر 2005ء میں جرمنی کی چانسلر منتخب ہوئی تھیں۔ تب سے اب تک وہ مسلسل جرمنی کی منتخب چانسلر چلی آرہی تھیں۔

’’میں جرمنی کی خدمت کرنا چاہتی ہوں‘‘

بائیس نومبر 2005 کو انجیلا مرکل نے یہ الفاظ تب کہے جب انہوں نے پہلی مرتبہ چانسلرشپ کی ذمہ داریاں سنبھالی تھیں۔ انہیں جرمنی کی پہلی خاتون چانسلر بننے کا اعزاز تو حاصل ہوا ہی تھا لیکن ساتھ ہی وہ اس عہدے پر فائز ہونے والی ایسی پہلی شخصیت بھی بنیں، جس کا تعلق سابقہ مشرقی جرمنی سے تھا۔ خاتون سیاست دان و سائنس دان ہیں جو تین دفعہ ملک کی چانسلر رہ چکی ہیں۔ ان کی ذاتی جماعت کرسچین ڈیموکریٹک یونین (سی ڈی یو) نے 2017ء کے انتخابات جیتے تھے جس کے بعد وہ چوتھی مرتبہ پھر سے چانسلر منتخب ہوگئیں۔ انجیلا مرکل کو فوربز کی جانب سے گذشتہ 10 برس کے دوران دنیا کی سب سے طاقتور خاتون کا خطاب دیا جاتا رہا ہے۔ ان کی پوزیشن خواتین کی نمائندگی کی علامت کے اعتبار سے انتہائی اہم رہی ہے اور وہ اپنے دورِ اقتدار کے دوران خواتین کو اہم عہدوں پر بھرتی کرنے کی وجہ سے بھی مشہور رہی ہیں۔ انجیلا مرکل یورپی اتحاد کے موجودہ رہنماؤں میں سب سے زیادہ عرصے تک خدمات سرانجام دینے والی لیڈر رہیں۔ ایک اندازے کے مطابق انہوں نے یورپی یونین کے تقریباً سو کے قریب اجلاسوں میں شرکت کی ہے اور انہیں اکثر ’’کمرے میں اکلوتی بالغ‘‘ (یعنی میٹنگ میں موجود سمجھ دار شخصیت) کے طور پر بھی بیان کیا جاتا تھا۔ انہوں نے پناہ گزینوں کے بحران، یورو کرنسی کے بحران، کسی حد تک کووڈ 19، یہاں تک کہ بریگزٹ کے بحران میں بھی یورپی اتحاد کو آگے بڑھانے میں مدد کی ہے۔

انجیلا مرکل نے ایک صاف ستھری زندگی گزاری ہے۔ وہ انجیلا ڈورتھیا کاسنر Angela Dorothea Kasner کے نام سے 17جولائی 1954ء کو ہمبرگ جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ تین بہن بھائیوں میں وہ سب سے بڑی تھیں۔ ان کے والد لوتھرین پادری تھے اور ان کا تعلق پروٹسٹنٹ فرقے سے ہے۔ برلن کے شمال میں پچاس میل دور ایک قصبے ٹمپلن میں ان کی پرورش ہوئی جو اس وقت مشرقی جرمنی کا حصہ تھا۔ ابتدائی تعلیم ٹمپلن میں پانے کے بعد انجیلا کاسنر نے Leipzig لائپزگ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا جہاں 1973ء سے 1977ء تک فزکس کی تعلیم پائی۔

1978ء میں انہوں نے کوانٹم فزکس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد Berlin-Adlershof ’’برلن آلڈرشوف‘‘ کی اکیڈمی آف سائنسز کے سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل کیمسٹری میں بطور سائنس داں کام کیا۔ اسی سبب ان کے مداح، سیاست میں ان کی سائنسی اپروچ کی تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے 1977ء میں ایک ماہرطبیعات اُلرچ مرکل سے شادی کی جو 1982ء میں طلاق پر منتج ہوئی۔ پھر 1998ء میں برلن کے ایک کیمسٹری کے پروفیسر (Jaochim Saur) سے شادی کی جو کامیاب ہے۔ تاہم انجیلا نے پہلے خاوند کا نام ترک نہیں کیا۔ ’’ہارورڈ گزٹ‘‘ کے مطابق وہ 1989ء میں دیوار برلن گرنے تک مشرقی جرمنی کے ایک سرکاری ریسرچ سینٹر سے منسلک رہیں۔ جرمنی کے دوبارہ متحد ہونے کے بعد پیدا ہونے والے سیاسی حالات انہیں سیاست کی جانب لے گئے۔

سیاسی زندگی کا آغاز سوشلسٹ پارٹی میں شمولیت سے ہوا، دوران تعلیم ہی سوشلسٹ پارٹی یوتھ کی سیکرٹری پراپیگنڈا و ایجی ٹیشن، جرمنی کے اتحاد کے بعد 1991ء میں وفاقی جرمن پارلیمان کی رکن منتخب ہوئیں، تب سے اب تک 7 بار رکن بن چکی ہیں، 1991ء میں وزیر برائے خواتین و نوجوانان، 1994ء میں وزیر برائے ماحولیات و نیوکلئیر سیفٹی، 1998ء میں اپنی سیاسی جماعت کرسچین ڈیموکریٹک یونین کی سیکرٹری جنرل مقرر ہوئیں، 2000ء میں قائد حزب اختلاف بنیں اور 2005ء سے جرمنی کی چانسلر (سربراہ حکومت) ہیں۔ مرکل کو جرمنی میں ایک معتدل مزاج رہنما سمجھا جاتا ہے جب عالمی سطح پر ان کی شہرت ایک باصلاحیت مصالحت کار کی رہی۔ انہوں نے اقتدار میں آنے کے بعد 2007ء میں یورپی یونین اور جی آٹھ ممالک کے درمیان ماحولیاتی تبدیلیوں اور دیگر اصلاحات پر مصالحت میں اہم کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے انہیں ’سمٹ کوئن‘ کہا جانے لگا۔ مرکل جب 2005 ء میں چانسلر منتخب ہوئیں تو ان کا موازنہ برطانیہ کی پہلی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر سے کیا جاتا تھا۔ لیکن انجیلا نے اپنے محتاط انداز کی وجہ سے اپنی علیحدہ شناخت بنائی۔

مرکل جرمن، انگریزی اور روسی زبان میں مہارت رکھتی ہیں۔ یورپی یونین کی مضبوط ترین معیشت کی راہنمائی کرتی ہیں۔ تاہم انہیں وفاقی جمہوریہ جرمنی کے بجٹ سے مفت، مراعات، سہولیات، رہائش، بجلی، گیس ملتی ہے اور نہ کوئی تفریحی اخراجات۔ وہ کسی دوسرے جرمن شہری کی طرح عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ وہ اپنی شاپنگ خود کرتی ہیں، اپنے سامان کے تھیلے خود اٹھاتی ہیں، خریداری کی ادائیگی کرتی ہیں اور آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اگر انہیں کہیں غلط پارکنگ کرنے پر ٹکٹ مل جاتا ہے تو اس کی ادائیگی اپنی جیب سے کرتی ہیں۔ خبر رساں ادارہ 'رائٹرز‹ کے مطابق

انجیلا مرکل کلاسیکی موسیقی شوق سے سنتی ہیں اور اس کے علاوہ وہ فارغ وقت میں ہائیکنگ کرنا پسند کرتی ہیں۔ مرکل کی فطری سادگی پسند طبیعت کے باعث ان کے فیشن کو بھی اکثر تنقید کا نشانہ بنایا گیا پیرس والوں نے انہیں دیہاتی پھوہڑ عورت کہا۔ ایک عورت 18 سال تک ایک ہی لباس پہنتی رہے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟

ایک پریس کانفرنس میں ایک خاتون جرنلسٹ نے پوچھ ہی لیا. ’’میڈم چانسلر، آپ پچھلے کئی برسوں سے لگتا ہے ایک ہی سوٹ پہنے جارہی ہیں، کیا دوسرا نہیں ہے؟‘‘ ٹکا سا جواب ملا ’’میں سرکاری نوکر ہوں، کوئی ماڈل نہیں۔‘‘ ایک اور پریس کانفرنس میں اس سے پوچھ لیا گیا۔ ’’تمہارے گھر میں کتنی خادمائیں ہیں؟ کھانا وانا کون پکاتا ہے؟ جواب آیا ’’میرے پاس کوئی خادمہ نہیں ہے نہ ہی مجھے ضرورت پڑتی ہے۔ میں اور میرا شوہر مل کر سارا کام نبٹا لیتے ہیں۔‘‘ ایک اور صحافی نے مزید تجسس کا اظہار کیا. کپڑے کون دھوتا ہے؟ آپ یا آپ کے شوہر؟‘‘ جواب ملا ’’میں کپڑے جمع کر کے واشنگ مشین میں ڈالتی ہوں۔ میرا شوہر مشین کو چلاتا ہے۔ کوشش کرتے ہیں کہ یہ کام رات کو بغیر کسی شور شرابے کے کریں تاکہ ہمارے پڑوسی پریشان نہ ہوں۔‘‘ پھر اس نے اضافہ کیا ’’میرا خیال ہے تم لوگ میری حکومت کی کارکردگی پر توجہ دو تو زیادہ بہتر ہے۔‘‘ مرکل برلن کے ایک عام سے فلیٹ میں پچھلے بیس برس سے رہتی ہیں۔ اقتدار کے اٹھارہ برسوں میں بھی انکا پتہ نہیں بدلا۔ وہ کسی ولا میں منتقل نہیں ہوئیں نہ ہی کسی سوئمنگ پول اور باغ والے گھر کی مالکن بنیں۔ ان کی واپسی بھی اسی فلیٹ میں ہوئی۔

ذاتی خصوصیات

مرکل میں حیران کن اور ناقابل یقین حد تک صبر و تحمل پایا جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ زمینی حقائق کے ساتھ چلتی ہیں۔ ان کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مرد کولیگز کی جذباتیت کو اپنی عقلیت سے تسلیم کرنے کی اہل تھیں۔ ان کے لئے طاقت اہم ضرور تھی لیکن ان کے لئے طاقت کا اظہار اور اسکی ظاہری چمک دمک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ کچھ دیر کی تعریف نہیں بلکہ ایک طویل المدتی لائحہ عمل ہمیشہ ان کی اولین ترجیحات میں شامل رہا۔ اپنے پہلے دور اقتدار میں انہوں نے اپنی وزیر برائے خاندانی امور کے Ursula von der Leyen ساتھ مل کر خاندانی امور سے متعلق ایک نئی پالیسی اپنائی جس میں والدین کے لئے ماہانہ وظیفے ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ڈے کیئر کی زیادہ سہولیات کو پالیسی کا اہم حصہ بنایا گیا۔

انجیلا مرکل زیادہ تر اپنے جذبات آشکار نہیں ہونے دیتی ہیں۔ تاہم دیگر جرمنوں کی طرح انجیلا مرکل بھی فٹ بال کی دلدادہ ہیں۔ جب جرمن قومی فٹ بال ٹیم نے برازیل منعقدہ عالمی کپ 2014ء کے فائنل میں کامیابی حاصل کی تو مرکل اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکیں۔ جرمن صدر بھی یہ میچ

دیکھنے کی خاطر میرکل کے ساتھ ریوڈی جنیر وگئے تھے۔کیالوگ ایسے حکمران کو جو اپنی ذات میں اس قدر سادگی کا مالک سمجھا جاتا ہے فراموش کر سکتے ہیں؟ان کے بارے میں تحقیق کے دوران مجھے DW نیوز کے نمائندہ مکرم رفعت سعید صاحب کے بلاگ پر انکا ذاتی مشاہدہ پڑھنے کو ملا وہ بیان کرتے ہیں:

چانسلر میرکل کی سادگی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی

جرمن چانسلر انجیلا مرکل کی عاجزی، انکساری اور پروٹوکول سے دوری کا اندازہ مجھے سن 2004ء میں اس وقت ہوا، جب میں جرمنی میں فرینکفرٹ سے برلن پرواز کرنے کے لیے ہوائی اڈے کے لاؤنج میں موجود تھا۔اسی اثنا میں جو خاتون اپنا ہینڈ کیری پکڑے اس لاؤنج میں آئیں، وہ مرکل تھیں۔انجیلا مرکل اس وقت جرمن پارلیمان میں حزب اختلاف اور اپنی جماعت کرسچن ڈیموکریٹک یونین کی سربراہ تھیں۔میں نے چند روز قبل ہی اخبار میں ان کی تصویر دیکھی تھی اور مجھے علم تھا کہ یہ خاتون جرمن سیاست دان ہیں۔انجیلا مرکل نے میری سامنے والی نشست پر اپنا سامان رکھا اور کاؤنٹر سے بلیک کافی لے کر اخبار کا مطالعہ کرنے لگیں۔کچھ ہی دیر میں فلائٹ کے اعلان پر ہم دونوں ایک ہی طیارے پر سوار ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔اپنے ملک کی اتنی اہم سیاستدان ہونے کے باوجود وہ بغیر کسی محافظ کے وہاں موجود تھیں۔اتفاق سے طیارے پر ہم دونوں کی نشستیں بھی ساتھ ہی تھیں۔طیارہ بہت زیادہ کشادہ نہیں تھا اور میری نشست کھڑکی کے ساتھ تھی، اپنی نشست پر بیٹھی انجیلا مرکل مجھے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئیں اور مجھے اپنی سیٹ پر پہنچنے کے لیے جگہ دے کر پھر سے اخبار کا مطالعہ کرنے لگیں۔طیارے نے برلن کے ایئر پورٹ پر لینڈ کیا تو ہم دونوں تقریباً ساتھ ہی باہر آئے کیونکہ دونوں کے پاس ہینڈ کیری کے علاوہ اور سامان نہیں تھا اور میں نے دیکھا کہ انجیلا مرکل ایئر پورٹ سے ٹیکسی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئیں۔ہوائی اڈے پر نہ تو ان کی پارٹی کا کوئی رکن ان کے استقبال کے لیے موجود تھا اور نہ ہی پولیس کی سائرن بجاتی ہوئی گاڑیوں ان کی ٹیکسی کے آگے موجود تھیں۔یہ پورا واقعہ مجھے ایک برس بعد اس وقت دوبارہ یاد آیا، جب انگیلا میرکل پہلی بار جرمنی کی چانسلر منتخب ہوئیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرے ملک میں بھی ایسی ہی حکمران ہوا کریں۔انجیلا مرکل صرف جرمنی ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی دیگر عالمی رہنماؤں کے مقابلے میں زیادہ قابل اعتماد، معاملہ فہم اور باصلاحیت سیاست دان کے طور پر جانی جاتی ہیں۔انجیلا نے اپنے دور میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اس سے نہ صرف آنے والے حکمران سے قوم کی توقعات بہت زیادہ ہوں گی بلکہ حکمران خود بھی انجیلا مرکل کے اثر کا دباؤ طویل عرصے محسوس کرے گا۔دنیا کی ایک مضبوط معیشت رکھنے والے ملک جرمنی کی 16 سالہ طویل مدت تک سربراہی کرنے والی انجیلا مرکل کی سادگی، بچت اور طرز زندگی کی مثال عالمی سطح پر دی جا رہی ہے لیکن اس کے برعکس اگر پاکستان سمیت جنوبی ایشیا کے ممالک کے حکمرانوں کے طرز سیاست اور پرتعیش رہن سہن کو دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہم ابھی اس طرز حکمرانی سے صدیوں نہیں بلکہ نوری دھائیوں دور ہیں، جس کی ہمارے عوام حکمرانوں سے توقع رکھتے ہیں۔

خود اپنے بارے میں مرکل کہتی ہیں کہ میں جھک تو سکتی ہوں لیکن کبھی ٹوٹ نہیں سکوں گی کیوں کہ ایک مضبوط عورت ہونے کے ناتے یہ میری فطرت میں ہے۔بلاشبہ وہ قابل خاتون اور زیرک سیاست داں ہیں۔ان سے پہلے جرمنی کو دوبارہ متحد کرنے والے Helmut Kohl اور دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے والے Konrad Adenauer دو بڑے سیاسی راہنما تھے جنہیں چار بار جرمنی کا چانسلر بننے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔انجیلا مرکل ایک کرشماتی شخصیت ہیں۔مثبت سوچ، مضبوط اعصاب اور متاثر کن لہجے والی یہ جرمن سیاست داں صرف اپنے ملک کے ماتھے کا جھومر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی عورتوں کے لیے بھی باعث فخر ہے۔سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ انجیلا مرکل نے جرمن قوم کے ذہن سے قوم پرستی، عسکریت پسندی اور نسل کشی کے رجحانات نکال کر انسانیت، فیاضی اور برداشت کے بیج بو دیے ہیں۔مرکل کہتی ہیں کہ جرمنی اپنی عظیم قوت اب دنیا کو بچانے پر صرف کرے گا، تباہ کرنے پر نہیں۔انہوں نے پہلے انتخاب میں اپنی فتح سے لے کر چوتھے انتخاب میں اپنی جیت سے ثابت کیا کہ وہ ایسی راہنما ہیں جن پر پوری طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے اور جو لوگوں کی اجتماعی توقعات پورا کرسکتی ہیں۔

2015ء میں دس لاکھ سے زائد مہاجرین جرمنی میں داخل ہوئے ان کا یہ اقدام دنیا بھر میں صفحہ اول کی شہ سرخیوں میں رہا لیکن ان کی حمایت کے باعث انجیلا مرکل اور ان کی جماعت کو انتخابات میں خاصا نقصان اٹھانا پڑا۔ملک میں کچھ لوگوں نے اپنے ملک میں آنے والوں کو خوش آمدید کہنے کی ثقافت پر فخر کا اظہار کیا، جس کی علامت انجیلا مرکل بن گئی تھیں۔

ستمبر 2017ء میں ہونے والے انتخابات میں ان کی جماعت کو پچھلے انتخابات کے مقابلے میں کم نشستیں ملنے کی وجہ سے مخلوط حکومت بنانے کے لیے انہیں دیگر سیاسی جماعتوں سے طویل مذاکرات کرنے پڑے جس کی وجہ سے تقریباً چھ ماہ نئی حکومت کے قیام کا معاملہ التواء میں پڑا رہا۔لہذا 14 مارچ 2018ء کو جرمن پارلیمان میں چانسلر کے انتخاب کے لیے جو رائے شماری ہوئی اس کے تحت مرکل چوتھی مرتبہ جرمن چانسلر منتخب ہوگئیں۔

البتہ انہیں اپنی جماعت کی کم ہوتی ہوئی مقبولیت کا بخوبی احساس تھا۔چنانچہ اکتوبر 2018ء میں انہوں نے اپنی سیاسی جماعت، کرسچن ڈیموکریٹک یونین کی قیادت سے دستبردار ہونے اور آئندہ انتخابات میں چانسلر کے لیے امیدوار نہ ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔دارالحکومت برلن میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ان کا کہنا تھا کہ علاقائی انتخابات میں شکست کے بعد وہ آئندہ مدت کے لیے چانسلر کی امیدوار بھی نہیں بنیں گی۔اس کی ایک وجہ ان کی اعصابی تکلیف بھی بیان کی جاتی ہے تجزیہ نگاروں کا کہنا تھا کہ وہ معمول سے زیادہ کام کرنے کے باعث انہیں اعصابی تھکاوٹ محسوس ہوئی تھی تاہم انہیں کسی قسم کی اعصابی بیماری نہیں ہے۔یاد رہے کہ ان علاقائی انتخابات میں سی ڈی یو مزید نشستیں کھو بیٹھی تھی۔ان کا کہنا تھا کہ عوامی اعتماد کھو دینے پر انہیں اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔مرکل نے مئی 2019ء میں ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اقتدار سے علیحدہ ہونے کے بعد وہ کوئی بھی سیاسی عہدہ قبول نہیں کریں گی۔برلن میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران ان کا کہنا تھا کہ اپنی میعاد مکمل ہونے کے بعد وہ کسی بھی طرح کی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہ لینے کے لیے بھی پرعزم ہیں اور اپنے ملک، یورپی یونین یا کسی دوسرے ملک یا ادارے میں کوئی عہدہ نہیں لیں گی۔خیال رہے کہ انجیلا مرکل کی جانب سے یہ موقف ایسے وقت میں سامنے آیا تھاجب ان کا نام یورپی کونسل کی سربراہ کے لیے تجویز کیے جانے کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔ان خبروں کے مطابق نہیں 2021ء میں جرمن چانسلر کے عہدے سے سبکدوشی کے بعد یورپی کونسل کا سربراہ مقرر کیا جا سکتا تھا۔

جرمن چانسلر انجیلا مرکل مسائل کے باوجود بھی پرسکون دکھائی دیتی ہیں۔کووڈ۔19 کی وبا کے دوران انہوں نے جس طرح حالات پر قابو پایا اور جس طرح ملک اور قوم کی قیادت کی اس نے ایک بار پھر ان کی جماعت کی حمایت میں اضافہ کیا۔کووڈ 19 کے بحران نے اس سے پہلے والے یورو بحران کے برعکس، انہیں قائل کیا کہ جرمنی جیسے امیر ممالک کو یورپی یونین کے غریب ممالک کے قرضوں کا بوجھ اٹھانا چاہیے، جیسے یہاں وہ ممالک جو وبائی امراض کے غیر متناسب معاشی اثرات کا شکار ہیں۔ایسا کرتے ہوئے انہوں نے یورپی اتحاد میں ایک شاندار مثال قائم کی۔سن 2008ء میں جب عالمی مالیاتی بحران پیدا ہوا تو مرکل نے یورو کو مضبوط بنانے کی خاطر بہت زیادہ محنت کی۔اس بحران میں ان کی حکمت عملی نے میرکل کو ”بحرانوں کو حل کرنے والی شخصیت“ بنا ڈالا۔میرکل کی کوششوں کی وجہ سے ہی اس بحران میں جرمنی کی معیشت زیادہ متاثر نہیں ہوئی تھی۔جو ایک جرمن چانسلر کے لیے ریڈیکل پوزیشن تھی، خاص طور پر اس وقت جب اندرون ملک روایتی دباؤ موجود ہو اور توازن برقرار رکھنا ضروری ہے۔فرانس کے وزیر اقتصادیات، برونو لی مائر، یورپی یونین کے کووڈ ریکوری فنڈ کے کلیدی معمار تھے، جو انگیلا میرکل اور صدر ایمانویل میکرون نے مشترکہ طور پر یورپی یونین کے رہنماؤں کو تجویز کیا تھا۔انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ انجیلا مرکل کی ہمت کی بدولت یورپی یونین کے لیے ایک گیم چینجر تھا۔انہوں نے ثابت کیا کہ وہ جرمنی میں موجودہ طرز فکر کے خلاف اور یورپی براعظم کے بہتر انضمام اور بہتر کارکردگی کے حق میں فیصلہ کرسکتی ہیں۔لی مائر کا خیال ہے کہ چانسلر مرکل کو پتہ چل گیا تھا کہ اگر انہوں نے دستخط نہیں کیے تو یورپ کا مستقبل داؤ پر لگ جائے گا۔

ایک اور نقطہ نظر یہ ہے کہ ایک بار پھر انجیلا مرکل جرمنی کے بہترین مفاد میں ہی کام کر رہی تھیں۔انہیں ممکنہ طور پر یہ بھی پتہ تھا کہ اگر اٹلی، سپین، فرانس یا دیگر کا وبائی امراض کی وجہ سے معاشی طور پر دم گھٹا تو یورپی اتحاد کی سنگل مارکیٹ منہدم ہوسکتی ہے۔یہ مارکیٹ جرمن کاروبار کے لیے ایک اہم پیسہ کمانے کا ذریعہ ہے۔چنانچہ کرائسس مینیجر انجیلا مرکل نے اپنی آستینیں چڑھائیں اور ڈرامائی، عملی قدم اٹھایا۔انہوں نے جرمنی میں اور اس سے آگے تاریخ اور شہ سرخیوں میں جگہ بنائی۔

رواں برس جنوری کی 16 تاریخ کو ان کی جماعت نے مسٹر لاشیٹ کو نیا قائد منتخب کیا، اسی روز جرمن پارلیمان نے مرکل کو ان کی ملک اور قوم کے لیے خدمات پر زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔اراکین پارلیمان اپنی نشستوں پر کھڑے ہوئے اور چھ منٹ تک ان کے لیے تالیاں بجاتے رہے۔جرمنی کے لوگوں کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ تھوڑا خشک مزاج لوگ ہیں۔پھر وہاں کی سیاسی تاریخ میں کسی راہنما کو اس طرح خراج تحسین پیش کرنے کی روایت بھی زیادہ مستحکم نہیں۔ایسے میں مرکل کو یہ عزت ملنا بہت سے لوگوں کے لیے حیرت کی بات تھی۔لیکن مرکل نے جس طرح 16 برس تک جرمنی کو چلایا وہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔عورت ہونے کے باوجود اس جرمن راہنما نے بہت دبنگ انداز میں ملک اور قوم کی قیادت کی اور بڑے بڑے ملکی اور عالمی مسائل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔8 جون 2006ء سے، مرکل دنیا بھر میں حکومت کی پہلی سربراہ رہی ہیں جنہوں نے ویڈیو پوڈ کاسٹ کے ذریعے عوام سے خطاب کیا۔وہ حکومتی پالیسی کے مواد اور اہداف کو عوام تک پہنچانے کے لیے یہ ذریعہ ہفتہ وار استعمال کرتی ہیں۔مرکل 16 سال کمال کے سال تھے۔قیادت اور اختیار کے ان تمام برسوں میں کوئی مالیاتی سکینڈل نہیں بنا۔دنیا کی سب سے بڑی

مالی قوتوں میں سے ایک اور چار ٹرلین جی ڈی پی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی انجیلا نے کوئی بندر بانٹ نہیں کی، ان کا کسی پانامہ سکینڈل میں نام نہیں آیا۔ انہوں نے کوئی پلاٹ الاٹ نہیں کروایا۔ کوئی جہاز، یاٹ اور رولز رائس نہیں خریدی۔ سیف ہیونز safe heavens میں کوئی اکاؤنٹ نہیں کھلوائے۔ کوئی ٹھاٹ نہیں دیے۔ تصویریں کھنچوانے کے لئے پوز نہیں بنائے۔ نام کے ساتھ خادم اعلیٰ لگایا، نہ نیا جرمنی بنانے کا وعدہ کیا۔ 16 سالوں میں تقریباً ڈیڑھ ٹرلین ڈالرز کا جی ڈی پی میں اضافہ کیا، اپنا کام کیا اور بس!

مرکل نے قرآن نذر آتش کرنے کے تحریک کی شدید مذمت کی، جس پر بہت تنقید ہوئی۔ ترکی کے دورے کے دوران انہوں نے کہا "اسلام اور جرمنی ایک ہیں"، جس پر طوفان برپا ہوگیا۔ شام کی خانہ جنگی کے دوران جب عرب بھائیوں نے شامیوں پر دروازے بند کر دیے اور لاکھوں شامی خاندان بحیرہ روم کی بے رحم لہروں میں کود کر سلامتی کی تلاش میں نکلے تو اینگلا نے پورے دس لاکھ، ایک ملین مہاجرین کو جرمنی میں خوش آمدید کہا اور شدید مخالفت کے باوجود پچھلے پانچ برسوں میں انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "اگر ہمیں اس مشکل وقت میں اپنا دوستانہ چہرہ دکھانے سے کترانا ہے تو پھر یہ میرا ملک نہیں ہے۔ چھ برس بعد آج مرکل کا کہنا ہے کہ انہیں اپنے فیصلے پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔"

جرمن اخبار Süd Deutsche Zeitung کے مطابق مرکل کا یقین تھا کہ لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں برتاؤ کرنا چاہیے۔ انہیں سرحدوں کے پار نہیں دھکیلنا چاہیے۔ رپورٹ کے مطابق مرکل کے اس فیصلے سے یورپ میں تقسیم کی بجائے اتحاد کی فضا بنی۔

انجیلا مرکل کو اپنے نئے دورِ حکومت میں بہت سے نئے چیلنجز کا سامنا تھا جن میں سے ایک نئی اقتصادی پالیسی کا نفاذ تھا کیوں کہ جرمنی کو افرادی قوت میں سخت کمی کا سامنا کرنے کا عندیہ دیا گیا تھا۔ اس حوالے سے جرمنی کے اقتصادی پالیسی سازوں میں کافی تشویش پائی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ گلوبلائزیشن کا تھا۔ جرمنی کی خواہش ہے کہ دنیا بھر کی کمپنیز اُس کے ہاں کام کریں تا کہ ٹیکس کی مد میں اُسے خاطر خواہ اقتصادی فوائد حاصل ہوسکیں۔ اس کے لیے امیگریشن قوانین میں تبدیلی اور افرادی قوت کے لیے تارکین وطن کو اپنے ملک میں آنے کی ترغیب دینا آنے والے دنوں میں وہ ممکنہ ہدف ہوسکتے تھے جن کے حصول کے لیے انجیلا مرکل کو کئی مشکل فیصلے کرنے پڑے۔

سب سے بڑا چیلنج جو انجیلا مرکل کی نئی حکومت کو درپیش تھا وہ یورپی یونین کو اپنی اصلی حالت میں بہ دستور قائم رکھنے کا تھا۔ جرمنی کی خواہش تھی کہ برطانیہ کے یورپی یونین سے علیحدگی کے بعد سے یورپی یونین جس بحران سے گزر رہا ہے اُس سے جلد از جلد باہر نکل آئے۔ جرمن چانسلر کی خواہش تھی کہ یورپی یونین کے تمام ممالک ایک مشترکہ ڈیفنس سسٹم اور سیکیورٹی پالیسی جلد از جلد ترتیب دے لیں تا کہ یورپ پر حملہ آور دہشت گردی کے عفریت سے مقابلہ کرنے کے لیے انہیں دنیا کے کسی اور ملک، خاص طور پر امریکا کی طرف نہ دیکھنا پڑے۔ مرکل نے اس ضمن میں بھی کافی جدوجہد کی اور بہت حد تک یورپ کو متحد رکھنے میں کامیاب رہیں۔ تاہم مشترکہ دفاع کا ان کا خواب ابھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوا ہے۔ غیر ملکی راہنماؤں اور اندرون ملک مخالفین نے طعنے دیے اور شدید مخالفت کی، لیکن وہ اپنے موقف سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں۔

جرمن نشریاتی ادارے DW کے مطابق انجیلا مرکل نے کئی بین الاقوامی بحرانوں میں جرمنی کی قیادت کی۔ ان کے دورِ اقتدار میں جرمنی کو 2008ء کے عالمی مالی بحران سے لے کر 2015ء میں پناہ گزینوں کے بحران اور برطانیہ کے بریگزٹ جیسے پیچیدہ معاملات اور اب حال ہی میں کورونا وائرس کی وبا جیسے چیلنجز کا سامنا رہا۔ ان کو ماں اور یورپ کی ملکہ کے نام سے بھی پکارا بھی گیا۔ انجیلا مرکل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے احسن طریقے سے بحرانوں کا سامنا کیا۔ جرمن نشریاتی ادارے DW کی جرمن چانسلر کے بارے میں ایک ڈاکومنٹری میں کئی یورپی رہنماؤں نے ان کی قیادت اور یورپ کو متحد کرنے کے بارے میں بات کی ہے۔

فرانس کے سابق صدر فرینکوئس ہولونڈے François Hollande نے کہا کہ "انجیلا مرکل کو ایک عظیم یورپی سیاستدان کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ بے شمار بحرانوں کے باوجود انہوں نے یورپی یونین کو متحد رکھا۔"

سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے ان کے بارے میں کہا کہ "مشکل ترین برسوں میں یورپ کو متحد رکھنا ان کی ایک قابل ذکر کامیابی ہے۔"

برطانوی تاریخ دان نیال فرگوسن نے کہا کہ "کوئی بھی انجیلا مرکل کی سیاسی قابلیت، سیاسی مہارت اور حکمت عملی کی مہارت سے انکار نہیں کر سکتا۔"

بطور چانسلر مرکل کی میراث کیا ہے؟

Coventry کوارٹروپ Matt Qvortrup میٹ University کوینٹری یونیورسٹی میں سیاسیات کے پروفیسر ہیں اور انجیلا مرکل: یورپ کی سب سے بااثر خاتون' نامی کتاب کے مصنف بھی ہیں وہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''انہوں نے جرمنی کی سیاسی بحث کا مرکز سیاست سے ہٹا کر پالیسی کی جانب موڑ دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے قبل جرمنی کی سیاست میں مردوں کی اجارہ داری ہوا کرتی تھی اور اسے کلب آف مین کہا جاتا تھا۔ مرکل کے اقتدار کے دوران بیانیہ پالیسی کے گرد گھومنے لگی ہیں۔ اس طرز حکمرانی کا مسئلہ شاید یہ ہے کہ یہ خاصا میکینیکل اور سائنسی ہو جاتا ہے۔ مسز مرکل کی تربیت بطور فزسسٹ ہوئی ہے اور انہوں نے کوانٹم کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔ اس لیے ان کے طرز عمل کی بنیاد حقیقت پسندی پر ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انتہائی شاندار ہو۔ لیکن انہوں نے اپنے ہی طریقے سے جرمنی اور دنیا کی سیاست میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب سیاست وقت کے منقسم کرنے والی ہوتی جا رہی ہے، انہوں نے معاملات کو غیر سیاسی بنا کر یہ تقسیم ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔''

Dr.Katrin Schreiter .King`s College Londen : جرمن اور یورپی علوم کی لیکچرار، کنگز کالج لندن ان کی میراث پرعزم اور خاموش رہنما کی ہے۔ ان کی لیڈر شپ کا خاصا صورتحال کو سنجیدگی سے پرکھنا اور اپنی اہلیت کو تشہیر کرنے پر بنی تھا۔ ان پر اکثر دوراندیش نہ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ تاہم ووٹرز کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان سے کس چیز کی امید رکھ سکتے ہیں۔ وہ صورتحال بھانپنے اور اپنے ووٹرز کی سوچ جاننے میں مہارت رکھتی تھیں۔ اس کے باعث انہیں بین الاقوامی اتحادیوں کا اعتماد حاصل ہوا۔ ان کی ایک اور میراث یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کے نظریے کو لبرل سوچ میں بدل دیا۔ انہوں نے قدامت پسند مسیحی ڈیموکریٹ جماعت کو سینٹر کی جماعت بنانے میں کردار ادا کیا ہے اور کچھ معاملات میں بائیں بازو کی جماعت گرینز کے نظریات سے بھی قریب کیا ہے۔

حال ہی میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ وقفہ لینا چاہتی ہیں اور سوچنا چاہتی ہیں انہیں کس چیز میں دلچسپی ہے جو انہوں نے 16 برسوں میں نہیں کیا تاہم اس کے لیے وہ سوچیں گی۔ انجیلا مرکل تو رخصت ہو رہی ہیں لیکن خطے کی سب سے بڑی معیشت اور ان کی حکومت کے بڑے اقتصادی منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے نئے چانسلر کو سیاسی فہم و فراست سے کام لینا ہو گا۔ Prof.Dr.Rüdiger Schmitt.Beck ان کے بارے میں کہتے ہیں:

میرے لیے ان کا پسندیدہ قول ان کے دور کے آغاز میں کہا گیا جملہ تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ جب وہ جرمنی کے بارے میں سوچتی ہیں تو کیا محسوس کرتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ "میں ایسی کھڑکیوں کے بارے میں سوچتی ہوں جو اچھی طرح بند کی گئی ہوں۔ کوئی ملک اس سے بہتر اتنی محفوظ کھڑکیاں نہیں بنا سکتا۔" اس سے ان کی عاجزی اور حقیقت پسندی کے بارے میں پتا چلتا ہے۔ انھوں نے اسے ایک انتہائی عملی طریقے سے پرکھا۔ میرے نزدیک یہی ان کی پہچان تھی۔

Arsala Wyden Field

مرکل کی بائیوگرافی کی مصنفہ ارسلا وائیڈن فیلڈ کے مطابق انجیلا مرکل کا مذاکرات کا طریقہ، مذاکرات، مذاکرات اور مذاکرات ہے، چاہے وہ چین کے ساتھ ہو یا روس کے ساتھ ہو۔ ان کے بقول انجیلا مرکل مسلسل گفتگو کو جاری رکھتی ہیں۔ وہ مسلسل مذاکرات جاری رکھتی ہیں۔ وہ یورپ کی جانب سے مذاکرات میں آخری فرد کے طور پر کھڑی رہتی ہیں اور وہ تب تک ہار نہیں مانتی ہیں جب واقعی رات آ جائے۔ یہی انہوں نے ولادیمیر پیوٹن کے ساتھ بھی کیا۔

"ہاں، میں فیمنسٹ ہوں" جرمن چانسلر

جرمن چانسلر انجیلا مرکل نے جرمنی کے شہر Düsseldorf میں بدھ کے روز منعقدہ ایک تقریب کے دوران نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا کہ وہ "فیمنسٹ" ہیں۔ اس موقع پر نائیجیرائی مصنفہ اور خواتین کے حقوق کی علمبردار شیماماندا نغوزی ادیشی بھی موجود تھیں۔ انجیلا مرکل نے اپنے موقف کی وضاحت ایسے وقت کی ہے جب وہ جرمنی کے چانسلر کے عہدے سے چند دنوں بعد ہی دست بردار ہونے والی ہیں۔ بہر حال انہوں نے پہلی مرتبہ حقوق نسواں کے حوالے سے اپنے موقف کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ انجیلا مرکل کا کہنا تھا، "درحقیقت یہ سماج میں اور زندگی کے ہر شعبے میں شراکت داری میں مرد اور خواتین کے برابر ہونے کی بات ہے۔ اور اس لحاظ سے میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں ایک فیمنسٹ ہوں۔" انجیلا مرکل نے کہا کہ "مرد اور خواتین کے درمیان برابری کے حوالے سے ان کی یہ رائے کئی برسوں کے غور و فکر کے نتیجے میں قائم ہوئی ہے۔ ہر ایک کو فیمنسٹ کیوں ہونا چاہیے۔" انجیلا مرکل سے ایک بار جب پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ فیمنسٹ ہیں؟ تو انہوں نے اس سوال کا براہ راست کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ جس کی وجہ سے بعض حلقوں نے مایوسی ظاہر کی تھی اور ان پر نکتہ چینی بھی کی تھی۔ لیکن بدھ کے روز منعقدہ پروگرام میں جرمنی کی پہلی خاتون چانسلر نے ماضی کے برخلاف کہیں زیادہ کھل کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جرمن چانسلر کا کہنا تھا، "میں نے جب پہلے اس سلسلے میں بات کی تھی تو تھوڑی جھجھک محسوس کر رہی تھی۔

لیکن اب میں نے اس پر کافی غور کیا ہے۔ اور اس حوالے سے میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ ہم سب کو فیمنسٹ ہونا چاہئے۔‘‘ سامعین نے ان کی اس بات کا تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے استقبال کیا۔ ادیشی نے بھی اس کی تعریف کی، جن کی کتاب We Should All be Feminist کو اکیسویں صدی میں فیمنزم کی ایک معتبر دستاویز کہا جاتا ہے۔

مرکل نے فیمنزم کے بارے کہا، ’’میرے لیے فیمنزم‘ کا لفظ ایک خصوصی تحریک سے وابستہ ہے، جس نے ان موضوعات کو سماج کے ایجنڈے پر لانے کے لیے کافی جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے پہلی مرتبہ اس موضوع پر بات کی تھی تو تھوڑی جھجھک محسوس کی تھی لیکن اب میں اس کے بارے میں کافی غور کر چکی ہوں۔ حالانکہ میں یہ بھی کہوں گی کہ ہمارے ملک میں ایسا کچھ تو ہے جو بدل چکا ہے۔ 20 برس قبل اگر میں اسی طرح کا کوئی مباحثہ دیکھتی اور پینل میں صرف مرد موجود ہوتے تو میں اس کو نوٹس بھی نہیں کر پاتی لیکن میں اب ایسا نہیں سمجھتی ہوں۔ میں اسے بالکل ہی معمول کے مطابق نہیں سمجھتی ہوں۔‘‘

اب مستقبل میں ان کی مصروفیات کیا ہوسکتی ہیں

طویل عرصے تک جرمنی کی چانسلر اور رکن پارلیمنٹ انجیلا مرکل سیاست سے کنارہ کش ہونے والی ہیں۔ لیکن وہ الیکشن کے بعد اس وقت تک چانسلر کے منصب پر براجمان رہیں گی جب تک نئی حکومت تشکیل نہیں پا جاتی۔ انجیلا مرکل ایسے سوالوں کا جواب دینے سے اجتناب کیا کرتی تھیں، جن کا تعلق ان کے سیاست کو الوداع کہنے کے بعد سے ہوتا تھا۔ رواں برس جولائی میں امریکی دورے کے موقع پر ان کا کہنا تھا کہ سیاست سے دستبردار ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ وقفہ لیں گی اور کسی دعوت نامے کو قبول نہیں کریں گی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ سیاست کے بعد سوچیں گی کہ انہیں کس کس شے میں دلچسپی ہوسکتی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ کچھ دیر مطالعہ کریں گی اور پھر تھوڑی دیر آرام سے نیند کریں گی۔ امریکی دورے کے دوران جان ہوپکنز ہونیورسٹی نے انجیلا مرکل کو اعزازی پی ایچ ڈی کی ڈگری سے بھی نوازا تھا۔ مرکل کے 16 سالہ دورِ اقتدار کے بعد جرمنی میں آئندہ چند ہفتے یا مہینے خاصے اہم خیال کیے جا رہے ہیں۔

جرمنی کے سیاسی منظر نامے میں تبدیلی کے بارے میں حضور انور کا ارشاد

کچھ عرصہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کے اجتماع کے موقع پر جرمنی کے سیاسی منظر نامے میں تبدیلی کے حوالے سے پوچھے جانے والے سوال کہ جرمنی میں کچھ ماہ میں پولیٹیکل الیکشن ہیں جس کی وجہ سے ایک بڑا پولیٹیکل چینج آئے گا کیونکہ اس وقت کی چانسلر پھر سے منتخب نہیں ہوسکتی؟ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

’’صرف وہ ریٹائرڈ ہو رہی ہے اس لیے وہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ تو اس کی پارٹی اگر جیت جائے گی تو پالیسی تو وہی رہے گی۔ اگر اس کی پارٹی جیت جائے گی تو پارٹی کی پالیسی تو تقریباً وہی ہوتی ہے۔ تھوڑی بہت باتیں ہوتی ہیں جو چانسلر اپنی مرضی سے کر رہا ہوتا ہے۔ اگر دوسری پارٹی آئے گی تو ان کی بھی پالیسیز سموئی ہوئی ہیں سوائے جو اینٹی اسلام پارٹیاں ہیں یا far right پارٹیاں ہیں جو رائٹسٹ ہیں اگر وہ آتے ہیں تو پھر مسلمانوں کے لیے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں جرمنی میں بیشک مسلمانوں کے خلاف ایک چیز یا غیر ملکیوں کے خلاف ایسے جذبات پائے جاتے ہیں، احساس پائے جاتے ہیں، خیالات پائے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو فار رائٹ پارٹیاں ہیں وہ نہیں جیتیں گی۔ میرا خیال یہی ہے اور سموئی ہوئی پارٹیاں ہی جیتیں گی۔ اب یہ کہتے ہیں overwhelming majority کوئی ایک پارٹی لے جائے اور اپنی حکومت بنا لے، اور یا پھر دو ایسی پارٹیاں جن کے manifesto قریب قریب خیالات رکھتے ہیں وہ آپس میں ایک جوائنٹ حکومت بنا لیں اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ میں نے جرمنی کی پولیٹکس زیادہ پڑھی نہیں لیکن بہر حال میرا خیال یہی ہے، جہاں تک بظاہر نظر آ رہا ہے اس وقت، چاہے تھوڑی majority سے جیتے، جو بھی پارٹی آئے گی اپنی حکومت بنا ہی لے گی۔ لیکن جو شدت پسند لوگ ہیں جو غیر ملکیوں کے مخالف ہیں یا مسلمانوں کے مخالف ہیں ان کے حکومت بننے کا بظاہر امکان کوئی نہیں۔ ہاں ہوسکتا ہے کہ بعض صوبوں میں تھوڑی بہت ان کی اتنی say ہو جائے کہ جس کا اثر قائم ہو سکے لیکن بظاہر یہی لگتا ہے کہ آپ لوگوں کی جان بخشی ہو جائے گی لیکن بشرطیکہ آپ لوگ بھی اپنا کردار ادا کریں اور مسلمان ہونے کا جو حق ہے وہ ادا کریں، ایک احمدی مسلمان ہونے کا، اور دنیا کو بتائیں ملک کو بتائیں کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ آہستہ آہستہ ان کے دماغوں میں جو بھی شبہات، reservations ہیں، تحفظات ہیں ان کو دور کریں۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2021ء)

حالیہ الیکشن کے نتائج خلیفۂ وقت کی سیاسی بصیرت کے بالکل عین مطابق ہیں۔ انتخابات کے نتائج کے مطابق بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والی پارٹی ایس پی ڈی کو انجیلا مرکل کے قدامت پسند سیاسی اتحاد پر معمولی سی برتری حاصل ہے۔ تاہم حکومت سازی کے لیے اسے اتحادی پارٹیوں کی ضرورت ہو گی۔ سوشل ڈیموکریٹ کے سربراہ اولاف شلس کا کہنا ہے کہ کرسمس سے پہلے حکومت بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، جبکہ کرسچن ڈیموکریٹ آرمین لاشیٹ کہتے ہیں کہ ہمارا سیاسی اتحاد حکومت سازی کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ کرسچن ڈیموکریٹ آرمین لاشیٹ نے کہا کہ ہمارا کرسمس سے پہلے اتحادی حکومت بنانے کا ہدف ہے۔ اس سے قبل جرمنی میں پارلیمانی انتخابات کے بعد ایگزٹ پول کے نتائج جاری کر دیئے گئے، ایس پی ڈی کو 25 اعشاریہ 9 فیصد ووٹوں کے ساتھ معمولی برتری حاصل ہے۔ انجیلا مرکل کی جماعت سی ڈی یو اور سی ایس یو کو 24 اعشاریہ 3 فیصد ووٹ ملے ہیں جبکہ گرین پارٹی 14 اعشاریہ 5، ایف ڈی پی 11 اعشاریہ 5، اے ایف ڈی 10 اعشاریہ 5 فیصد ووٹ حاصل کرسکی ہے۔ جرمن میڈیا کے مطابق الیکشن کے حتمی اور سرکاری نتائج آئندہ کچھ روز میں سامنے آجائیں گے مگر نئی حکومت کی تشکیل اور چانسلر کے چناؤ میں کئی ماہ لگ سکتے ہیں۔ تاہم الیکشن کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا کہ اگلا جرمن چانسلر کون سی پارٹی کا رکن ہوتا ہے موجودہ سیاسی صورت حال میں کچھ واضح طور پر نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن ایک بات جس کو ہر آنے والے حکمران کے لئے مدنظر رکھنا ضروری ہے وہ حضور انور کا یہ خطاب ہے جو انہوں نے 30/ مئی 2012ء بمقام ملٹری ہیڈ کوارٹرز کوبلنز، جرمنی میں دیا تھا کہ

’’وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ عنان حکومت صرف انہی لوگوں کو تھمائی جائے جو اِس کے صحیح حقدار ہیں تا کہ ملک و قوم ترقی کرے اور ترقی کی دوڑ میں دنیا کی دوسری اَقوام کے شانہ بشانہ ہو۔ دنیا میں کئی جگہ عوام حکومتی پالیسیوں کے خلاف ہڑتال اور احتجاج میں حصہ لیتے ہیں ... یاد رکھنا چاہیے کہ غیر مجرمانہ اور پُر امن احتجاج یا ہڑتال بھی معاشرہ پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے کیونکہ پر امن احتجاج بھی اکثر قومی معیشت کو لاکھوں کا نقصان پہنچاتا ہے۔ ایسا رویہ کسی طور پر بھی قوم سے وفاداری کی مثال نہیں سمجھا جا سکتا۔ اِس سلسلہ میں ایک سنہرا اصول جو بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ نے دیا ہے یہ ہے کہ ہر طرح کے حالات میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ، انبیاء اور حکام وقت کا مطیع ہو کر رہنا چاہیے۔ یہ بعینہٖ وہ تعلیم ہے جو قرآن کریم نے دی ہے...

’’... آج دنیا ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے۔ انسانوں کے ایک دوسرے سے روابط بہت گہرے ہو گئے ہیں۔ ہر قوم، مذہب اور معاشرہ کے لوگ دنیا کے ہر ملک میں سکونت پذیر ہیں اس لیے ہر قوم کے لیڈر تمام لوگوں کے جذبات اور احساسات کو سمجھیں اور ان کا احترام کریں۔ راہنماؤں اور ان کی حکومتوں کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں جن سے سچائی اور انصاف کی روح اور ماحول پروان چڑھے نہ کہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو لوگوں میں مایوسی اور بے چینی پیدا کریں۔ ناانصافیاں اور زیادتیاں ختم ہونی چاہئیں اور اس کے بدلہ میں حقیقی انصاف کے لیے کوشش کرنی چاہیے جس کے حصول کا بہترین طریق یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے۔ پس ہر طرح کی وفاداری خدا سے وفاداری کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہت جلد تمام ممالک کے عوام میں وفاداری کے بہترین معیار قائم ہو جائیں گے اور ساری دنیا میں امن و امان کی نئی راہیں کھل جائیں گی۔‘‘

بطور جرمن شہری ہمارا فرض ہے کہ اپنے خلیفہ کی آواز پر لَبَّیْكَ کہتے ہوئے اور اس ملک سے اپنی محبت اور وفادری کو نبھاتے ہوئے مستقبل میں عنان حکومت سنبھالنے والے حکمران کو خوش دلی کے ساتھ خوش آمدید کہیں اور دل سے حکومت کے مطیع اور وفادار ہوں اور ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے میں اپنی تمام تر استعدادیں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی ترقی و بہبود کے لئے ہر ممکن کردار ادا کریں۔ تا کہ اسلام شدت پسندی کا جو تاثر دنیا پر قائم ہے وہ باطل ثابت ہو۔

Olaf Scholz چانسلر کے امیدوار

جرمن چانسلر کے سب سے مضبوط امیدوار جن کی پارٹی نے حالیہ الیکشن میں برتری حاصل کی ہے امید کی جاتی ہے کہ آنے والے دنوں میں اتحادی جماعتوں کے الحاق سے حکومت سازی کے عمل میں کامیاب ہوجائیں گے۔ تاہم اس کے لئے انہیں اپنی اتحادی جماعتوں سے طویل مذاکرات کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اولاف شلس کا کہنا ہے کہ لوگ تبدیلی دیکھنا چاہتے ہیں اور الیکشن کے نتائج سے ان کی اس خواہش کے پورا ہونے کا واضح امکان بھی موجود ہے۔ ان کا مختصراً سیاسی تعارف قارئین کی معلومات کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

اولاف شولز 14 جون 1958ء کو Osnabrück میں پیدا ہوئے آپ ایک جرمن سیاستدان ہیں جن کا تعلق (ایس پی ڈی) ہے۔ مارچ 2018ء سے آپ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے ڈپٹی چانسلر اور وفاقی وزیر خزانہ رہے ہیں۔ آپ نے 2021ء کے وفاقی انتخابات کے لیے چانسلر کے امیدوار کے طور پر ایس پی ڈی کے لیے انتخاب لڑا۔ مئی سے اکتوبر 2001ء تک وہ ہیمبرگ کے داخلہ سینیٹر رہے، اکتوبر 2002 ءسے مارچ 2004ء ایس پی ڈی کے جنرل سیکرٹری، نومبر 2007 ءسے اکتوبر 2009 ءوفاقی وزیر محنت و سماجی امور اور مارچ 2011 ءسے مارچ 2018ء تک ہیمبرگ کے پہلے میئر رہے۔ اپریل 2000 ءسے جون 2004 ءاور نومبر 2009 ءسے مارچ 2018 ءتک وہ ایس پی ڈی ہیمبرگ کے چیئرمین رہے، نومبر 2009 ءسے دسمبر ء2019 تک وہ ایس پی ڈی کے ڈپٹی فیڈرل چیئرمین تھے۔ فروری سے اپریل 2018 ءتک انہوں نے پارٹی کی عارضی قیادت کی۔

رپورٹ: حافظ فضل الرحمٰن۔ نمائندہ الفضل آن لائن تنزانیہ

26 روزہ تربیتی کلاس شیانگا ریجن تنزانیہ

24 اگست 2021 تا 18 ستمبر 2021

ہمارے اس ریجن میں خدا کے فضل سے 60 جماعتیں اور 14 معلمین ہیں۔ اکثر احباب چونکہ غیر مسلم تھے اس لیے احمدیت قبول کرنے کے بعد اسلامی تعلیمات سیکھانا اور خاص طور پر ایسے لوگ تیار کرنا جو اپنی جماعتوں میں واپس جاکر امام بن کر نمازیں اور جمعہ پڑھا سکیں بہت ضروری تھا۔ اس ضرورت کے پیش نظر مکرم امیر صاحب تنزانیہ کی ہدایات کے مطابق کلاسز شروع کی گئیں یہ گزشتہ ڈیڑھ سال میں چوتھی کلاس ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب تک ان کلاسز کے ذریعے 50 خدام کو نماز سادہ چند سورتیں بنیادی دینی معلومات اور خطبہ جمعہ پڑھانا سکھا کر مقامی جماعتوں میں نماز اور نماز جمعہ پڑھانے کے لیے تیار کیا جاچکا ہے ان میں سے 13احباب کو مکمل قرآن پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حاضری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس کلاس میں 32 خدام اور 1 طفل کل 33 احباب شامل ہوئے۔

قرآن کلاس۔ اس کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے۔ 16 احباب جن کو ہم نے نماز سادہ سکھادی تھی یا انکی غلطیاں دور کرواکر اور یہ تسلی کر کے کہ ان کو جماعت کا بنیادی تعارف ہے ان کو قرآن کریم سکھانے کے لیے یسرنا القرآن سے شروع کروایا گیا۔ اور باقی خدام کی الگ کلاس لگائی گئی۔ بعض خدام کے لیے عربی الفاظ کی ادائیگی بہت مشکل تھی مگر ہم ایک ایک لفظ کو بعض اوقات دس دس دفعہ دہراتے تھے مگر طلباء نے خدا کے فضل سے دن رات محنت کی اور یسرنا القرآن مکمل ہو گیا اور اسکے بعد 7طلباء نے تو آسانی سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا مگر 6 طلباء کمزور تھے اس لیے ہم شروع میں ایک ایک حرف پھر ایک ایک لفظ اور پھر دو یا تین الفاظ بلند آواز سے پڑھتے اور سب ہمارے بعد بلند آواز سے دہراتے۔ جو محنت طلباء نے کرنی تھی وہ پڑھانے والوں کو بھی کرنی پڑی۔ مگر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی تعلیم کے مطابق کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے کے تحت پڑھنے والے اور پڑھانے والے دونوں ہی مسلسل محنت کرتے رہے۔ طلباء کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ آج آپ فرمان نبوی کے مطابق قرآن سیکھ کر بہترین ہیں اپنی جماعتوں میں واپس جا کر آپ سکھائیں گے تو بھی بہترین ہوں گے کیونکہ ''خَیْرُکُم من تعلَّم القرآن وعلَّمَہ'' اس خیال کے پیش نظر کہ طلباء ہمت نہ ہار جائیں ان کو قرآن سیکھنے کی اہمیت و برکات سے آگاہ کر کے تحریک بھی کی جاتی رہی۔

قرآن کریم کے 30 پارے مکمل پڑھنے کی توفیق ملنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 13 طلباء نے قرآن کریم مکمل کر لیا۔ اس دن طلباء کی خوشی دیکھنے والی تھی اور پڑھانے والوں کی بھی۔ 3 طلباء مکمل نہ کر سکے۔

امتحان کلاس کے آخر پر سب شاملین کا امتحان بھی لیا گیا خاص طور پر یسرنا القرآن میں قرآن پڑھنے کے جو اصول اور قواعد بتائے گئے ہیں وہ اچھی طرح یاد کروا کر سنے گئے۔

نصاب

قرآن کلاس کے ساتھ ساتھ درج ذیل عناوین پر گفتگو کرنے کی

1۔ ہستی باری تعالیٰ 2۔ مذہب کی ضرورت و اہمیت 3۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں 4۔ احمدیت کی برکات۔۔ 5۔ سیرت النبی ﷺ 6۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام 7۔ خلافت 8۔ بائبل اسلام کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ 9۔۔ نماز سادہ 10۔ خطبہ جمعہ پڑھانا 11۔ مالی قربانی کی برکات

تربیتی عناوین

1۔ نماز باجماعت 2۔ نماز جمعہ 3۔ تقویٰ و طہارت 4۔۔ خدمت دین کی اہمیت تفریحی پروگرام۔۔۔۔ شاملین کلاس میں شوق و دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے پہیلیاں اور لطائف سنانے کا بھی وقت دیا جاتا تھا۔

سوال وجواب۔

تعلیم وتربیت کے لئے سوال و جواب کا پروگرام روزانہ ایک گھنٹے کا رکھا گیا تھا۔

وقار عمل

اس کلاس میں ریجنل قائد صاحب بھی انتظامیہ میں شامل تھے، قائد صاحب کی قیادت میں 2 وقار عمل بھی کروائے گئے اسطرح خدام کو مختلف ڈیوٹیاں سپرد کر کے عملاً تربیت دینے کی کوشش کی گئی کلاس کے دوران نماز پڑھانے کی ڈیوٹی بھی شاملین کلاس کی تھی۔

تبلیغی پروگرام

خدام کو عملی تربیت دینے کے لیے جماعتی کتب کا سٹال لگانے اور تبلیغ کرنے کے لیے ایک دن کے لیے بھجوایا گیا۔

گزشتہ ماہ بننے والی 2 نئی جماعتوں کی نمائندگی

دونوں جماعتوں میں عیسائیت سے احمدی ہونے والے 2 احباب شامل تھے۔ اب وہ خدا کے فضل سے اپنی جماعتوں میں نماز پڑھانے کے قابل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

شاملین کلاس کا اظہار خیال

مجموعی طور پر سب شاملین بہت خوش تھے اور مکرم امیر صاحب کو دعائیں دیتے ہوئے بہت بہت شکریہ ادا کر رہے تھے کہ انہوں نے کلاس کا اہتمام کرواکر ان کو قرآن کریم اور دین کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع دیا۔

قرآن کریم کی نمائش

مکرم امیر صاحب کی اجازت سے اس کلاس کی اختتامی تقریب کے ساتھ ساتھ قرآن کی نمائش کا بھی اہتمام کرنے کی توفیق ملی ہمارے پاس جو بھی کتابیں تھیں وہ سب نمایاں کر کے میزوں پر لگائی گئیں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے ٹائٹل پیج فوٹو کاپی کروا کر اور بہت ہی اچھے بینرز تیار کروا کر مکرم امیر صاحب نے مرکز سے بھجوائے تھے جو بہت ہی مفید رہے کیونکہ آیات احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود کو پڑھ کر لوگ سوالات کرتے تھے اور تھوڑے وقت میں زیادہ معلومات پہنچانے کا موقع ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی تصاویر آویزاں کرنے سے نہ صرف غیروں کو تعارف کروانے کا موقع ملا بلکہ نئے احمدیوں کو بھی تصاویر کی پہچان کروائی گئی۔ کتابوں کا تعارف بھی کروایا گیا۔

تین پاسٹرز بھی نمائش دیکھ کر اور کتب کو دیکھنے کے بعد جماعت کے بارے میں دو گھنٹے تک سوالات کرتے رہے۔ اور اپنے سینئر پاسٹرز کے ساتھ دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے گئے۔ بعض افراد نے قرآن اور دیگر کتب خریدیں۔

قرآن سیمینار

نمائش کو دیکھنے کے بعد تمام لوگوں کو قرآن کریم کی عظمت اسکی شان اسکی اہمیت وغیرہ کے بارے میں از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بتایا گیا دوسرا عنوان قرآن کریم کی پیشگوئیاں تھا اور خاکسار نے قرآن کریم کے بارے میں بائبل کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

تقریب آمین

تقریب آمین میں خاکسار نے 1طفل اور 12 خدام کل 13 احباب سے قرآن سنا اور دعا کروائی قرآن پڑھانے کی توفیق خاکسار کے علاوہ خاکسار کے بیٹے نعمان محمود اور معلم علی سلیمان مگانہ صاحب کو ملی۔ قرآن مکمل پڑھا کر جن کی آمین ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں ان طلباء کو اعزازی اسناد بھی دی گئیں

1-OMARY SHABAN
2-ABDALLAH RUPIA
3-MUHMMAD RASHEEDI
4-MUHAMMD RASID
5-RAMADHAN SAIDI
6-SALOOM IDI
7-RAJAB SHABAN
8-ASHRAF YUSUF
YAHYA YUSUF 9-
10-ABDULATEEF
11-M.HASSANI MUHAMMED
12-SHARIFU NDIZU
13-JUMANNE MIHAYO

بقیہ صفحہ 10 پر

رپورٹ: منصور احمد زاہد۔مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ

مجلس انصار اللہ کیپ ٹاؤن کی جانب سے ضرورت مندوں وغریب گھرانوں میں خشک راشن کی تقسیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا (الدھر: 9) یعنی اور اُس (خدا) کی محبت پر مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت مجلس انصار اللہ کیپ ٹاؤن کو گاہے بگاہے شہر کے ارد گرد کے علاقوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اور عمومی طور پر لوگ ٹین کی چادروں سے بنائے گئے ایک دو کمروں کے گھروں میں رہتے ہیں خشک راشن تقسیم کرنے کا موقع ملتا ہے۔ کیپ ٹاؤن اور ساؤتھ افریقہ میں طبقاتی تفاوت کی وجہ سے امارت اور غربت میں بہت فرق ہے علاقوں کے علاقے عالیشان گھروں پر مشتمل ہیں جہاں زندگی کی تمام سہولتیں مُیسّر ہیں جبکہ اِن کے پاس بھی ایسی آبادیاں ہیں جن میں بنیادی ضروریات کے لئے لوگوں کو کوشش کرنا پڑتی ہے۔ گزشتہ کچھ سالوں سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ نے بین المذاہب بھائی چارہ اور ہم آہنگی پر متعدد پروگرام کیے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے مذاہب کے نمائندوں سے تعلقات استوار ہوئے اور اُن کی مدد سے مقامی لوگوں تک رسائی ہوئی اور اُنکے مسائل کا عِلم ہوا اور پھر اس سلسلہ میں ایسے لوگوں کی مدد کے پروگرام جماعت کے تحت اور ہیومینٹی فرسٹ ساؤتھ افریقہ کے تحت کیے گئے۔ ایسا ہی پروگرام 17نومبر 2021 ایک عیسائی تنظیم کی سربراہ Mrs. Lorraine M. کی تجویز پر کیا گیا۔ یہ پروگرام، کیپ ٹاؤن سے باہر سمندر کے کنارے ایک بڑے ٹاؤن FISH HOEK کے قریب ٹاؤن MASIPHUMELELE میں کیا گیا۔ یہ ٹاؤن 5500 کی آبادی پر مشتمل ہے جہاں افریقن امیر اور غریب ملے جُلے رہتے ہیں کہیں اچھی عمارت نظر آئے گی مگر ساتھ ہی ٹین کی چادروں کے گھر ہونگے۔ چنانچہ مقامی چرچ کے برآمدہ اور صحن میں آئے ہوئے لوگوں کو خشک پارسل تقسیم کیے گئے۔ جس پر مقامی لیڈروں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے تعارفی کلمات میں جماعت کے نصب العین ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کا ذکر کر کے بتایا کہ جماعت احمدیہ بلا تفریق مذہب ملت اور رنگ ونسل ہر انسان سے محبت کرتی ہے اور جہاں کہیں ممکن مدد ہو سکے کر دیتی ہے۔ اِس کارخیر میں صدر مجلس انصارُ اللہ عبد الفریز عبد اللطیف صاحب اور محمد سید صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اِن کو جزائے خیر سے نوازے اور قربانی کرنے والے احباب کو بھی اپنی رحمتوں اور برکتوں سے وافر حِصّہ عطا کرے آمین۔

قارئین الفضل سے ساؤتھ افریقہ جماعت کی ترقی کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ ولادت

- ڈاکٹر ساجد احمد و ناصرہ احمد، بریمپٹن کینیڈا سے اطلاع دیتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم کے ساتھ ہماری بیٹی عزیزہ قرۃ العین حسین اور عزیزم جنید حسین صاحب صدر جماعت حلقہ کیلگری ساؤتھ ایسٹ کو مؤرخہ 16 نومبر 2021ء کو بیٹے ”دانیال احمد حسین“ سے نوازا ہے، الحمد للہ۔ اس سے قبل اللہ تعالیٰ کی رحمت نے انہیں گھر کی رونق دو پیاری بیٹیوں سے نوازا ہوا ہے، الحمد للہ۔ نومولود خادم حسین صاحب و امتہ الودود حسین صاحبہ آف کیلگری کینیڈا کا پوتا اور ہمارا نواسا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود عزیزم دانیال اور اس کی پیاری بہنوں کو باصحت و بابرکت عمر سے نوازے اور دینی دنیاوی برکتوں کے ساتھ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک قسمت اور خادم دین بنائے۔ آمین

- مکرم وسیم احمد ظفر۔ برازیل سے تحریر کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ظریف احمد آف میری لینڈ امریکہ کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ شکیلہ بشریٰ احمد اور داماد مکرم عثمان زبیر صاحب کو مؤرخہ 16 نومبر 2021ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے ۔ بیٹے کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”عفان احمد زبیر“ رکھا ہے اور از راہ شفقت اسے وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم الحاج مولوی محمد شریف مرحوم سابق اکاونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان کا پڑنواسہ اور مکرم زبیر احمد ملک آف راولپنڈی پاکستان کا پوتا ہے ۔

عزیزہ شکیلہ کو بچہ کی ولادت کے بعد ریڑھ کی ہڈی سے رطوبت کے اخراج کی وجہ سے سر اور جسم میں شدید درد ہے جسکی وجہ سے چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے کافی تکلیف کا سامنا ہے قارئین الفضل سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے نیز نومولود عفان کو اپنی حفاظت میں رکھے نیک خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

(ادارہ الفضل ان دونوں نومولود کی پیدائش پر والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں نومولود کو نیک، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین)

سانحہ ارتحال

- **مکرم اعجاز احمد مانگٹ یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:**

خاکسار کے والد مکرم چوہدری نذیر احمد مانگٹ بقضائے الٰہی مؤرخہ 4 نومبر 2021 ءکو وفات پا گئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ۔پنجگانہ نماز کا التزام ،نماز تہجد ،تلاوت قرآن پاک باقاعدگی سے کرتے تھے ۔ ہمارے گاؤں میں ایک ہی احمدی گھرانہ ہے ۔مرحوم بہت ہی خوش اخلاق ،ملنسار ،مہمان نواز ،سادہ مزاج، وقت کے پابند تھے ۔خلیفۂ وقت کی تمام تحریکات پر لبیک کہنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے ۔مرحوم نے لواحقین میں چار بیٹے (مکرم پرویز احمد مانگٹ، مکرم جاوید احمد مانگٹ، مکرم افتخار احمد مانگٹ ،خاکسار اعجاز احمد مانگٹ)اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔مرحوم کی نماز جنازہ 7 نومبر 2021ء کو مکرم نعمات احمد نیرؔ صاحب (معلم سلسلہ) نے پڑھائی ۔نماز جنازہ میں قریبی دیہات اور باہر سے بہت سے احباب نے شرکت کی ۔قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلی جگہ عطا فرمائے ۔انکی اولاد کو انکی دعاؤں کا وارث بنائے ۔ہمیشہ خلافت کا اطاعت گزار بنائے ۔(آمین)

- **مکرم قمراحمد ظفر ۔ نمائندہ الفضل جرمنی یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:**

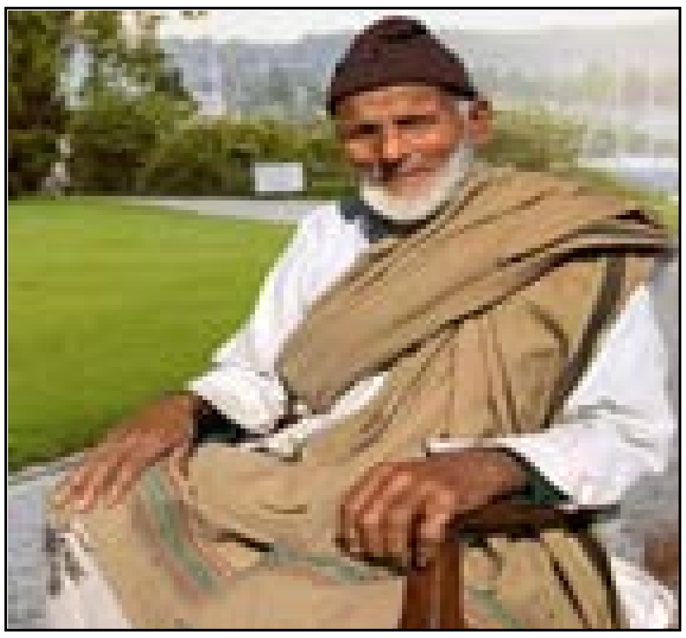

مکرم انعام الرحمٰن وڑائچ آف جماعت وائب لنگن ۔ جرمنی کے والد محترم محمد اسحاق وڑائچ ولد صدر الدین صاحب مؤرخہ 24/اکتوبر 2021 ءکو بوقت صبح بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

موصوف کی عمر اکیاسی برس تھی، پیشہ کے اعتبار سے فوجی اور سرکاری ٹیچر تھے ۔ جوانی سے ہی تہجد ، تلاوت قرآن کریم اور پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند تھے ۔ یہ تسلسل بفضلہٖ تعالیٰ تادم مرگ جاری رہا۔ کتب سلسلہ اور الفضل کا باقاعدگی سے روزانہ کی بنیاد پر مطالعہ کرتے نیز خطبات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف خود بڑے اہتمام اور ذوق و شوق سے سنتے بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس کی خصوصی تلقین فرماتے۔آپ 1/9 حصہ کے موصی تھے ، اپنی تمام زندگی چندہ جات اور مالی تحریکات میں پیش پیش رہے، جماعت احمدیہ اور خلافت کے نام پر جان قربان کرنے والے مؤمن مرد مجاہد تھے ۔ پرائیویٹ یا سرکاری کسی بھی سطح پر اپنی ذات کے حوالہ سے اسلام احمدیت کو کبھی پوشیدہ نہیں رکھا چاہے جیسے بھی حالات کا بوجہ مخالفت سامنا کرنا پڑا ہو۔محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کی بدولت مقامی جماعت میں عرصہ نَو سال بحثیت صدر جماعت اور چودہ، پندرہ سال کے قریب بطور سیکریٹری مال نیز متفرق خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق پاتے رہے۔

مؤرخہ 24/ اکتوبر 2021ء کو ہی مقامی گاؤں میں مربّی سلسلہ ضلع مبارک معین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں غیر از جماعت افراد کی بھی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی جبکہ مرکز میں بھی اسی روز مربیٔ سلسلہ حنیف احمد ثاقب صاحب نے بہشتی مقبرہ (توسیع) میں نماز جنازہ نیز بعد از تدفین اجتماعی دعا کروائی۔مرحوم نے لواحقین میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جبکہ ایک بیٹی امسال ماہ فروری میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئی تھیں ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مغفرت اور رحمت کا سلوک کرتے ہوئے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطاء فرمائے نیز درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے ،اسی طرح لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور نسلا بعد نسل مرحوم کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے ۔ آمین یا ارحم الرحمین!

(ادارہ الفضل کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں)

تقریب رخصتانہ و ولیمہ

- **مکرم رفیق احمد مالاباری ،مرکزی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھتے ہیں :**

مکرم محمد عمر تیماپوری کے فرزند عزیزم شجر احمد B.A ,LLB(LLM) قائد ضلع گلبرگ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سائرہ احمد بنت مکرم بہاء الدین آف حیدر آباد سے مؤرخہ 20 نومبر 2020ء بروز جمعہ مسجد مبارک قادیان میں ہوا۔ مکرم تنویر احمد خادمؔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے اعلان نکاح فرمایا اور دعا کروائی ۔بعد ازاں 4 نومبر 2021ء کو حیدر آباد میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ جب کہ 7 نومبر 2021ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا ۔اس پر وقار تقریب میں مکرم اسد سلطان احمد غوری ،امیر ضلع گلبرگ و یادگیر ،مقامی صدر صاحب اور افراد جماعت مقامی وغیر مقامی کے علاوہ شہر کے معززین ،وکلا اور عزیز واقارب کی بڑی تعداد نے شریک ہو کر دلہا دلہن کو مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا ۔قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ اس جوڑے کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ یہ شادی فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک ، کامیاب ،بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہو آمین ۔اللھم آمین ۔

(ادارہ الفضل سے مبارکباد قبول ہو)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶﴾

(الاحقاف:16)

ترجمہ:اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر یہ ادا کرسکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

ہمارے پیارے آقا امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شکر کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ پڑھیں تو اس وقت جو اللہ تعالیٰ نے فضل آپ پہ کیے ہیں ان کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور اگر کبھی تھوڑی سی مشکلات بھی پیدا ہو جائیں تو اس کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اور بہت سارے فضل کیے ہوئے ہیں، ان فضلوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ کبھی اگر تھوڑی بہت تکلیف میں انسان پڑ جائے تو پھر اس کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل بھی تو بہت سارے کیے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا اس کے پاس کہیں سے کوئی خربوزے کی قسم کا پھل آیا۔ اس نے کاٹ کے اپنے ایک درباری کو دیا اور اس نے اس کو کھایا اور ماشاء اللہ ماشاء اللہ کر کے کھا گیا لیکن وہ بہت کڑوا پھل تھا۔ بادشاہ نے اس کو دیکھ کے کہ یہ تو بڑی تعریفیں کر رہا ہے۔ میں بھی کھا کے دیکھوں۔ جب اس نے ایک قاش کھا کے دیکھا تو کڑوی تھی۔ اس نے کہا تم کیا تعریفیں کر رہے ہو یہ تو بڑا سخت کڑوا اور بدمزہ چیز ہے تو اس نے کہا کہ اب تک آپ نے مجھے اچھی اچھی چیزیں دیں۔ بے شمار چیزیں دیں اور مجھ پر بڑے احسان کیے۔ اگر آج مجھے کوئی کڑوی چیز کھلا دی تو اس کا میں ناشکر گزار نہیں بنا چاہتا کہ ناشکر گزاری کروں اور اس کو کڑوا کڑوا کہہ کے تھو تھو کر دوں۔ جب آپ نے بہت سارے احسان مجھ پر پہلے کیے ہوئے ہیں تو آج اگر کوئی کڑوی چیز آپ نے دے دی اور آپ کو پتہ بھی نہیں تھا تو میرا حق نہیں بنتا کہ میں اس کا انکار کرتا یا اس پہ کوئی اعتراض کرتا اور تھوک دیتا اس کو۔ اس لیے میں نے خوشی سے کھالیا کہ آپ کے جو احسانات ہیں اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ آج مجھے کوئی کڑوی چیز بھی ملی ہے تو میں آرام سے کھالوں۔ تو یہ سوچ ہونی چاہیے انسان کی شکر گزاری کی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسی لیے ایک حدیث میں آیا ہے کہ انسان کو جو دنیاوی معاملات ہیں اس میں ہمیشہ اپنے سے نیچے کو دیکھنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ آپ کے پاس اگر کوئی دنیاوی خواہش پوری نہیں ہوئی تو آپ یہ دیکھیں کہ دیکھو جی فلاں آدمی کے پاس بڑا پیسہ ہے اور وہ لڑکی یا عورت جاتی ہے بازار سے جو چاہتی ہے خرید لاتی ہے۔ زیور لے آتی ہے اور پسند کی چیزیں لے آتی ہے۔ میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور پھر اس کے اوپر کڑھنا اور جلنا اور تکلیف کا احساس کرنا شروع کر دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ شکر گزاری یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت سے لوگوں سے بہتر بنایا ہے، جو تمہارے سے نیچے لوگ ہیں غریب لوگ ہیں یا بہت سارے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جن کو کھانے کو کھانا نہیں ملتا، بعضوں کو ایک وقت بھی کھانا نہیں ملتا۔ یہاں یورپ میں بھی ایسے بہت سارے لوگ ہیں جن کو باوجود اس کے کہ بہت فراخی ہے یہاں، دولت ہے، پیسہ ہے، کھانا ہے، پھر بھی بھوکے مرتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی بہت سارے لوگ رات کو بھوکے سوتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہوئے شکر گزاری کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھانا دیا۔ اسی طرح دنیاوی معاملات میں اپنے سے نیچے کو دیکھیں کہ میں ان سے بہتر ہوں اور پھر اللہ کی حمد کریں اور شکر کریں لیکن آپ نے فرمایا کہ جو دینی معاملات ہیں اس میں سے اپنے سے اوپر والے کو دیکھو۔ یہ دیکھو کہ دینی لحاظ سے، اللہ تعالیٰ کے تعلق کے لحاظ سے، نیکیاں کرنے کے لحاظ سے تمہارے سے بہتر کون ہے اور پھر کوشش کرو کہ تم بھی اس جیسے بنو یا اس سے بہتر بنو۔ پس دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھو اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھو تب صحیح شکر گزاری کی عادت پڑے گی۔

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو بنگلہ دیش کی (آن لائن) ملاقات 31 جنوری 2021 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 6 اکتوبر 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

بقیہ: تربیتی کلاس ...... از صفحہ 09

سوال و جواب

بہت سے احمدی اور غیر احمدیوں کے لیے تقریب آمین کا پروگرام بالکل نیا تھا اس لئے انکو سوالات کا موقع بھی دیا گیا جس میں سب احباب نے کچھ سوالات بھی کئے مگر ہر ایک نے اس سارے پروگرام پر بہت خوشنودی کا اظہار کیا اور مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

انعامات

نمایاں تعاون کرنے والے صدران اور معلمین کو انعامات بھی دیئے گئے۔ صدران جماعت سے الگ میٹنگ کی۔ نمازوں کے بعد ریجن میں تبلیغی تربیتی کاموں کی طرف توجہ دلائی گئی دعا اور کھانے کے بعد سب احباب واپس چلے گئے کچھ لوگ اگلے دن گئے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مساعی کو قبول فرمائے۔ کارکنان اور شاملین کو علم و عمل میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کو عام کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اور السلام علیکم کہنے پر دس نیکیاں، ورحمۃ اللہ کہنے پر مزید دس نیکیاں اور وبرکاتہ کا اضافہ کرنے پر دس مزید نیکیوں کی نوید سنا رکھی ہے۔

پس ان نیکیوں کا وارث بننے کے لئے ہمیں دنیا میں رائج دوسری greetings کی بجائے السلام علیکم کو رواج دینا چاہئے۔

منظور احمد۔ ہری پور حال کینیڈا

27 نومبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:19	17:37
مدینہ منورہ	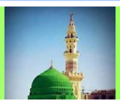	05:24	17:33
قادیان		05:41	17:25
ربوہ		05:21	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:10	16:02